﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿……اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿……عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

قائم مقام ایڈیٹر :– عبدالباسط شاھد

جلد 16

جمعۃ المبارک30/جنوری 2009ء

04/صفر 1430 ہجری قمری ❁ 30/صلح 1388 ہجری شمسی

شمارہ 05

سورۃ بقرہ کی عظمت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ۔ جس گھر میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی ہے شیطان بھاگتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب صلوٰۃ النافلۃ حدیث نمبر 1300)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حسین رضی اللہ عنہ طاہر مُطہّر تھا۔ بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔

اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔

’’مَیں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع، دُنیا کا کیڑا اور ظالم تھا۔ اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اس میں موجود نہ تھے۔ مومن بننا کوئی امر سہل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کی نسبت فرماتا ہے ﴿قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَ لٰکِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا﴾(الحجرات:15)۔ مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دُور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا۔

مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مُطہّر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ اور ہم اُس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔

………… غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہّرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلّشانہٗ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے بُرا کہتا ہے یا لعن طعن کرتا ہے اس کے عوض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الٰہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت معصیت ہے۔ ایسے موقع پر درگزر کرنا اور نادان دشمن کے حق میں دعا کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ اگر وہ لوگ مجھے جانتے کہ مَیں کس کی طرف سے ہوں تو ہرگز بُرا نہ کہتے‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ544-546)

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ بھارت 2008ء کی مختصر جھلکیاں

ہمارے سب کام جذباتیت سے بالا ہو کر ہونے چاہئیں۔ دنیا کی باتوں یا استہزاء کا خیال دل سے نکالتے ہوئے ہونے چاہئیں۔

ابتلاؤں اور مشکلات سے بچنے کے لئے قرآن مجید اور احادیث نبوی میں مذکور بعض دعاؤں کا خاص طور پر التزام کرنے کی تاکید۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں۔ دفتری امور میں ہدایات۔ بیت الہادی دہلی میں خطبہ جمعہ۔

دہلی سے لندن واپسی اور لندن میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

(رپورٹ مرتبہ :عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

2/دسمبر 2008ء بروز منگل:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الہادی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے گئے اور ناظر اعلیٰ صاحب قادیان کو حضور انور نے طلب فرمایا اور مختلف امور کے تعلق میں ان سے گفتگو فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب، ایڈیشنل وکیل المال صاحب، انچارج انڈیا ڈیسک یوکے، ناظر اعلیٰ قادیان، ناظر امور عامہ قادیان اور صدر خدام الاحمدیہ بھارت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے باری باری ملاقات کر کے مختلف امور کے بارہ میں ہدایات حاصل کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض انتظامی امور کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہادی'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حکومت کے متعلقہ شعبہ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے سیکورٹی ڈیوٹی پر مامور ایس پی مبارک احمد صاحب نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اسی طرح بعض دیگر جماعتی عہدیداران کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلب فرمایا اور مختلف ہدایات سے نوازا اور بعض انتظامی امور کے بارہ میں ان کی رہنمائی فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو سات بجے تک جاری رہیں۔ آج 20 خاندانوں کے 90 سے زائد افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہادی'' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کے ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور دو گھنٹے تک بعض غیر از جماعت مہمانوں سے ملاقات ہوئی۔

بعد ازاں منور خورشید صاحب ڈی آئی جی ریلوے پولیس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پایا۔ موصوف احمدی ہیں۔

ان ملاقاتوں کے بعد پونے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

3/دسمبر 2008ء بروز بدھ:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہادی'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور بعض جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر کے مختلف دفتری اور انتظامی امور کے بارہ میں ہدایات حاصل کیں۔

ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہادی'' تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

چھ بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور بعض جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اپنے دفتری امور کے متعلق ملاقات کی۔

ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہادی'' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے اور لندن سے جانے والی ایم ٹی اے کی ٹیم کے انچارج مکرم منیر عودہ صاحب اور ناظر صاحب نشر و اشاعت قادیان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف امور اور آئندہ کے لائحہ عمل کے بارہ میں ہدایات دیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

4/دسمبر 2008ء بروز جمعرات:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہادی'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہادی تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ از راہ شفقت واقفین زندگی خاندانوں اور خدمت کرنے والے کارکنان کے چھ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ بعد ازاں ان خاندانوں کے افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پانچ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ پانچ خاندانوں کے 21 ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت سکول جانے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کے اس پروگرام کے بعد حسب ارشاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ مکرم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان، مکرم ناظر صاحب امور عامہ قادیان، اور فاتح احمد خان صاحب انچارج مرکزی انڈیا ڈیسک یوکے نے مشترکہ طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان کے تعلق میں مختلف امور اور معاملات کے بارہ میں تفصیلی ہدایات دیں۔ یہ میٹنگ آٹھ بجے تک جاری رہی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہادی دہلی میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

5/دسمبر 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہادی'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہادی دہلی میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ جمعہ انٹرنیٹ سسٹم کے ذریعہ MTA پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ہر انسان کی اِس دنیا میں خواہشات ہوتی ہیں لیکن ایک مومن کو ہر کام، ہر خواہش ہر مشکل اور ہر آسائش میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ کی مرضی نہیں ہوگی تو ہر قسم کی آسائش کے باوجود ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں کہ اس کی خواہش پوری نہ ہو سکے۔ پس اس کا فضل مانگتے ہوئے کسی بھی خواہش کی تکمیل کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق عرفان حاصل کرنے کے لئے جماعت کو توجہ دلائی کہ خدا تعالیٰ کو پہچانو۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہی کو پیار کرتا ہے اور انہی کی اولاد بابرکت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرتے ہیں۔ ہر شخص پر ضرور ایسی مشکلات پڑتی ہیں جن میں انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات دور ہوتی ہیں۔ ہر حالت میں خدا تعالیٰ کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ وہی مشکلات دور کرنے والا اور اپنے بندوں کی صحیح رہنمائی کرنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس اصولی بات کی طرف توجہ دلائی کہ تم بعض کاموں کو اپنے لئے بہتر اور خیر کا باعث سمجھتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس میں تمہارے لئے خیر نہیں ہوتی یا اس میں عارضی روک ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ پس ایک مومن کا کام ہے کہ کسی خواہش کی تکمیل میں اپنی پسند کو دخل نہ دے بلکہ عالم الغیب خدا جس نے اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْم (الفاتحہ:6) کی دعا سکھائی ہے اس سے مدد مانگے۔

حضور انور نے فرمایا گزشتہ دنوں ظالم لوگوں نے اس ملک میں، ممبئی میں جو دہشت گردی کی واردات کی ہے، اس نے پورے ملک میں ایک بے چینی پیدا کر دی ہے۔ بہر حال موجودہ حالات کی وجہ سے مَیں نے باہر سے جلسہ سالانہ قادیان پر آنے والے احمدیوں کو روک دیا ہے اور بلا استثناء ہر ایک کو مَیں پھر واضح کر دوں کہ باوجود اپنی بڑھی ہوئی خواہش کے باہر سے کسی نے اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے نہیں آنا۔ اللہ تعالیٰ حالات بہتر کرے گا تو پھر انشاء اللہ موقع مل جائے گا۔ ہمیں تعلیم بھی یہی دی گئی ہے اور دعا بھی یہی سکھائی گئی ہے کہ ہمیشہ ابتلاؤں اور مشکلات سے بچنے کے لئے دعا کرو اور ان جگہوں سے بچو۔ جو یہاں کے شہری ہیں وہ تو بہر حال یہیں رہتے ہیں۔ غیر ملکی جو سفر میں ہوتے ہیں ان کے حالات کچھ اور ہوتے ہیں۔ تو بہر حال ہمیں دعاؤں کی تلقین کی گئی ہے چاہے وہ قدرتی آفات یا ظالموں کے پیدا کردہ فسادات ہیں ان سے بچنے کے لئے دعائیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مختلف لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے جو پہلے ہی بعض فکر مندی والی رؤیا دکھائی تھیں جو کچھ نے مجھے پہلے بھی لکھی تھیں اور اب زیادہ آ رہی ہیں اور یہ سب خوابیں جو دنیا میں ان لوگوں کو دکھائی گئیں جو مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں یہ سننے اور پڑھنے کے بعد اور اسی طرح دعا کے بعد اور مختلف مشوروں کے بعد مَیں نے باہر سے آنے والے لوگوں کو روکا ہے۔ یہی فیصلہ کیا ہے کہ نہ آئیں۔ ہمارے سب کام جذباتیت سے بالا ہو کر ہونے چاہئیں۔ دنیا کی باتوں یا استہزاء کا خیال دل سے نکالتے ہوئے ہونے چاہئیں۔ ہر احمدی کی جان کی قیمت ہے، بلاوجہ اپنے آپ کو مشکل میں ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے پتہ ہے بہت سوں کو اس سے شدید جذباتی تکلیف پہنچے گی۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر فضل فرماتا ہے۔ اگر ہم کسی غلط فیصلے کا اپنی بشری کمزوری کی وجہ سے سوچ بھی رہے ہوں تو حالات و واقعات کو اللہ تعالیٰ اس نہج پر لے آتا ہے جس سے ہمیں صحیح سوچوں اور صحیح فیصلوں کی طرف راہنمائی ملتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں نے ابتلاؤں اور مشکلات سے بچنے کے لئے دعا کا ذکر کیا تھا اس کے لئے بہت سی مسنون دعائیں بھی ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی دعائیں سکھائی ہیں۔ حضرت مسیح موعود الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں بھی ہیں۔ تو اس وقت مَیں آنحضرت ﷺ کی ایک دعا سامنے رکھتا ہوں جس کو مَیں پہلے بعض حوالوں سے بیان کر چکا ہوں اور وہ دعا یہ ہے اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمُ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى (كُلِّهَا) مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَاَ وَبَرَاَ۔ (مؤطا امام مالک۔ باب ما یومر بہ من التعوذ) کہ مَیں اپنے عظیم شان والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ جس سے عظیم تر کوئی شے نہیں اور کامل اور مکمل کلمات کی پناہ میں بھی کہ جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا اور اللہ کی تمام صفات حسنہ جو مجھے معلوم ہیں یا نہیں معلوم ان سب کی پناہ طلب کرتا ہوں اس مخلوق کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا اور پھیلایا۔

حضور انور نے فرمایا: اس میں تمام زمینی و آسمانی شرور سے بچنے اور خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی دعا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی تو ہر دعا ہی بہت جامع ہے، اور برکتیں سمیٹنے والی ہے۔ لیکن جن چند مسنون دعاؤں کو مَیں روزانہ سامنے رکھتا ہوں ان میں سے ایک یہ بھی ہے، اس لئے ذہن میں آ گئی۔ تو اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول فرمائے اور ہر احمدی کو ہر شر سے بچائے۔

پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مثلاً ایک دعا جو حضرت موسیٰؑ کی ہے رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ (القصص:25) کہ اے میرے ربّ! مَیں تیری ہر چیز، ہر خیر جو تو مجھے دے مَیں اس کا محتاج ہوں۔ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصالِحُ العَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر27

عربی بول چال کے متعلق رسالہ لکھنے کی تجویز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک مسلمان ممالک کی زبوں حالی اور زوال امت عربی زبان کی ترویج واشاعت میں کوتاہی کا نتیجہ تھی۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مشہور کتاب "الھدیٰ والتبصرہ لمن یریٰ" میں تحریر فرمایا:۔

"وكان من الواجب أن يشاع هذه اللسان فى البلاد الإسلاميه فإنهٗ لسان الله ولسان رسوله ولسان الصحف المطهره ولا ننظر بنظر التعظيم إلى قوم لا يكرمون هذا للسان ولا يشيعونها فى بلادهم ليرجموا الشيطان وهذا من أول أسباب اختلالهم"۔

("الھدیٰ والتبصرہ لمن یریٰ" صفحہ 65-66 طبع اول)

یعنی واجب تھا کہ اسلامی شہروں میں عربی زبان پھیلائی جاتی اس لئے کہ وہ اللہ، اس کے رسول اور پاک نوشتوں کی زبان ہے اور ہم ان کو تعظیم کی نگاہ سے نہیں دیکھتے جو اس زبان کی تعظیم نہیں کرتے اور نہ اسے اپنے شہروں میں پھیلاتے ہیں تا شیطان کو پتھراؤ کریں اور یہی ان کی تباہی کا بڑا سبب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ اُمّت مسلمہ میں زندگی کی روح پھونکنے کیلئے مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے حضور نے اپنے عہد مقدس میں عربی زبان کی ترویج کی طرف بھی خاص توجہ فرمائی اور گھر میں روزمرہ استعمال میں آنے والے فقرے بچوں کو یاد کرائے جو حضور کی زندگی میں رسالہ "تشحیذ الاذھان" کی مختلف اشاعتوں میں شائع ہوئے۔

حضرت خلیفہ ثانیؓ کو بھی عربی کی ترویج واشاعت کی طرف بہت توجہ تھی اور حضور نے عربی کی اہمیت کی متعلق 19/ احسان /جون کو ایک اہم خطبہ دینے کے علاوہ جماعت میں عربی بول چال کا رسالہ تصنیف کرانے کا ارادہ فرمایا۔ چنانچہ حضور نے مجلس عرفان میں ارشاد فرمایا:۔

"عربی زبان کا مردوں اور عورتوں میں شوق پیدا کرنے اور اس زبان میں لوگوں کے اندر گفتگو کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ......ایک عربی بول چال کے متعلق رسالہ لکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی عربی کے بعض فقرے تجویز فرمائے تھے جن کو مَیں نے رسالہ تشحیذ الاذہان میں شائع کر دیا تھا۔ ان فقروں کو بھی اپنے سامنے رکھ لیا جائے اور تبرک کے طور پر ان فقرات کو بھی رسالہ میں شامل کر لیا جائے۔ درحقیقت وہ ایک طریق ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس راستہ پر چلیں اور اپنی جماعت میں عربی زبان کی ترویج کی کوشش کریں۔ میرے خیال میں اس میں اس قسم کے فقرات ہونے چاہئیں کہ جب ایک دوست دوسرے دوست سے ملتا ہے تو کیا کہتا ہے اور کس طرح آپس میں باتیں ہوتی ہیں۔ وہ باتیں ترتیب کے ساتھ لکھی جائیں۔ پھر مثلاً انسان اپنے گھر جاتا ہے اور کھانے پینے کی اشیاء کے متعلق اپنی ماں سے یا کسی ملازم سے گفتگو کرتا ہے اور کہتا ہے میرے کھانے کے لئے کیا پکا ہے یا کونسی ترکاری تیار ہے؟ اس طرح کی روزمرہ کی باتیں رسالہ کی صورت میں شائع کی جائیں۔ بعد میں محلوں میں اس رسالہ کو رائج کیا جائے۔ خصوصاً لڑکوں کے نصاب تعلیم میں اس کو شامل کیا جائے اور تحریک کی جائے کہ طلباء جب بھی ایک دوسرے سے گفتگو کریں عربی زبان میں کریں۔ اس طرح عربی بول چال کا عام رواج خدا تعالیٰ کے فضل سے پیدا کیا جاسکتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ یہودیوں نے ایک مردہ زبان کو اپنی کوشش سے زندہ کر دیا ہے۔ عبرانی زبان دنیا میں کہیں بھی رائج نہیں۔ لیکن لاکھوں کروڑوں یہودی عبرانی زبان بولتے ہیں۔ اگر یہودی ایک مردہ زبان کو زندہ کر سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ عربی زبان جو ایک زندہ زبان ہے اس کا چرچا نہ ہو سکے۔ پہلے قادیان میں اس طریق کو رائج کیا جائے۔ پھر بیرونی جماعتوں میں یہ طریق جاری کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ چھوٹے چھوٹے آسان فقرے ہوں جو بچوں کو یاد کرائے جاسکتے ہوں۔ اس کے بعد لوگوں سے امید کی جائیگی کہ وہ اپنے گھروں میں بھی عربی زبان کو رائج کرنے کی کوشش کریں۔ اس طرح قرآن کریم سے لوگوں کی دلچسپی بڑھ جائیگی اور اس کی آیات کی سمجھ بھی انہیں زیادہ آنے لگ جائے گی۔ اب تو میں نے دیکھا دعائیں کرتے ہوئے جب یہ کہا جاتا ہے۔ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا (آل عمران:194 تو ناواقفیت کی وجہ سے بعض لوگ بلند آواز سے آمین کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ آمین کہنے کا کوئی موقعہ نہیں ہوتا۔ یہ عربی زبان سے ناواقفیت کی علامت ہے۔ اگر عربی بول چال کا لوگوں میں رواج ہو جائے گا تو یہ معمولی باتیں لوگ خود بخود سمجھنے لگ جائیں گے اور انہیں نصیحت کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

یہ رسالہ جب شائع ہو جائے تو خدام الاحمدیہ کے سپرد کر دیا جائے تا کہ اس کے تھوڑے تھوڑے حصوں کا وہ اپنے نظام کے ماتحت وقتاً فوقتاً نوجوانوں سے امتحان لیتے رہیں۔ یہ فقرات بہت سادہ زبان میں ہونے چاہئیں۔ مصری زبان میں انشاء الادب نام سے کئی رسالے اس قسم کے شائع ہو چکے ہیں مگر وہ زیادہ دقیق ہیں۔ معلوم نہیں ہمارے سکولوں میں انہیں کیوں جاری نہیں کیا گیا۔"

(الفضل یکم صلح 1324ہش بمطابق یکم جنوری 1945ء صفحہ 4 کالم 3-4)۔(ازتاریخ احمدیت جلد 10 صفحہ 187 تا 189)

منیر الحصنی صاحب کی قادیان آمد

مولانا جلال الدین صاحب شمس مجاہد انگلستان دس سال تک تثلیث کے مرکز میں تبلیغ اسلام کا کامیاب جہاد کرنے کے بعد 15 ماہ اخاء 1325ہش بمطابق 15/اکتوبر 1946ء کو السید منیر الحصنی صاحب امیر جماعت احمدیہ دمشق کے ساتھ قادیان میں تشریف لائے تو اہل قادیان نے ان کا نہایت پرتپاک اور پُر جوش خیر مقدم کیا۔ 16 ماہ اخاء 1325ہش بمطابق 16/اکتوبر 1946 کو ان کے اور السید منیر الحصنی کے اعزاز میں جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء نے دعوت عصرانہ دی۔ جس میں حضرت سیدنا المصلح موعود نے ایک پُر معارف تقریر فرمائی۔

(تاریخ احمدیت جلد 10 صفحہ 597-598)

مسئلہ فلسطین اور جماعت احمدیہ

احمدیت کی تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی عالم اسلام کو دینی روحانی اور حتی کہ سیاسی اعتبار سے مشکلات پیش آئیں تو انکے دفاع کے لئے اور انکی راہنمائی کے لئے جو پہلی آواز اٹھی وہ یا تو امام جماعت احمدیہ کی آواز تھی یا آپ کی ہدایت کے مطابق افراد جماعت کی آواز تھی۔ اور جب بھی خطرات لاحق ہوئے تو پہلی آواز جس دردمند دل سے نکلی وہ جماعت احمدیہ کی آواز تھی۔ جہاں احمدیت نے عرب اور اسلامی ملکوں کی آزادی کے حصول میں گرانقدر اور بے لوث خدمات سرانجام دیں وہاں مسئلہ فلسطین اور اسکے حل میں بھی سب سے زیادہ حصہ ڈالا۔ بلکہ اسے سیاسی ہی نہیں ایک دینی مسئلہ قرار دے کر اس کے حل کے لئے ایسی سرتوڑ کوششیں کیں جیسی کہ جماعت احمدیہ اسلام کے دفاع میں کوششیں کرتی رہی ہے اور جو جماعت احمدیہ کا خاصا رہی ہیں۔ مسئلہ فلسطین میں جماعتی کوششوں کے تذکرہ سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قارئین کرام کی آگاہی کے لئے اس مسئلہ کا پس منظر بیان کر دیا جائے۔

مسئلہ فلسطین کا پس منظر

فلسطین کو یہودیت کا مرکز بنانے کی تحریک انیسویں صدی کے آخر میں شروع ہوئی جب عالمی صیہونی انجمن کی بنیاد ڈالی گئی۔ اور "بیل" کے مقام پر طے پایا کہ فلسطین میں یہودیوں کا ایک وطن بنایا جائے۔ صیہونی تحریک کے لیڈروں نے پہلے تو سلطان ترکی کو اس بات پر آمادہ کرنیکی کوشش کی کہ یہودی وطن کے قیام کی اجازت دی جائے۔ مگر ترکی حکومت نے انکار کر دیا۔ 1903ء میں حکومت برطانیہ نے تجویز پیش کی کہ یہودی کینیا کو اپنا وطن بنا لیں۔ لیکن یہودی رضا مند نہ ہوئے۔ 1914ء میں جب پہلی عالمی جنگ چھڑی تو یہودیوں نے جرمنی اور برطانیہ دونوں سے جوڑ توڑ شروع کر دیئے جنگ عظیم کے دوران حالات نے پلٹا کھایا۔ ترک جنگ میں اتحادیوں کے خلاف جرمنی کا ساتھ دے رہے تھے ادھر برطانیہ کو عربوں کی (جو اسوقت ترکی حکومت سے مطمئن نہ تھے) ضرورت محسوس ہوئی۔ انگریزوں نے حسین شریفِ مکہ کو پیغام بھیجا کہ اگر فلسطین کے عربوں نے جنگ میں انکا ساتھ نہ دیا تو ترکوں کے عربی مقبوضات آزاد کر دیئے جائیں گے۔ ان مقبوضات میں فلسطین بھی شامل تھا۔ عرب برطانیہ کے داؤ میں آ گئے اور انہوں نے اسے منظور کر لیا۔ اور جنگ میں ترکوں کے خلاف برسرپیکار ہو گئے۔ کرنل "لارنس" کی زیر ہدایت اور عربوں کی مدد سے جنرل "ایلن بی" نے ۱۹۱۷ء میں ترکوں کو شکست دے کر یروشلم پر قبضہ کر لیا۔ صیہونی تحریک کے لیڈر بھی خاموش نہیں بیٹھے تھے۔ فلسطین کو اپنا قومی گھر بنانے کی پرانی خواہش ازسرنو تازہ ہو گئی۔ ادھر جنگ کے مصارف کی وجہ سے انگریزوں کو یہودی سرمایہ کی سخت ضرورت تھی نتیجہ یہ ہوا کہ اسی سال برطانوی وزیر امور خارجہ لارڈ "بلفور" اور یہودی لیڈر لارڈ "روسچائلڈ" کے مابین ایک خفیہ معاہدہ ہوا جس کے ذریعہ طے پایا کہ یہودی جنگ میں برطانیہ کی مدد کریں اسکے عوض برطانیہ اختتام جنگ پر فلسطین کو یہودیوں کا وطن بنا دے گا۔ یہ معاہدہ ۱۹۲۰ء یعنی اختتامِ جنگ کے ایک سال بعد تک خفیہ رکھا گیا۔ جنگ کے بعد تھوڑے عرصہ تک سکون رہا۔ ۱۹۲۰ء میں فلسطین کی باگ ڈور مجلس اقوام کی زیرنگرانی برطانیہ کے سپرد ہوئی۔ عربوں کو کامل یقین تھا کہ عنقریب فلسطین ایک آزاد ملک انکے سپرد کر دیا جائے گا۔ مگر ۱۹۲۰ء میں پہلی بار محسوس ہوا کہ برطانیہ کسی صورت میں انکو فلسطین کا اقتدار سونپنے کیلئے آمادہ نہیں ہے۔ اس عرصہ میں یہودی لوگ کافی تعداد میں فلسطین پہنچ چکے تھے۔ اور اس وقت سے ہی علاقہ میں گڑبڑ شروع ہو گئی تھی۔ یہودی اعلانیہ طور پر فلسطین کو اپنا ملک بنانے پر مصر تھے۔ عرب جو پہلے ہی مضطرب بیٹھے تھے مزید بھڑک اٹھے۔ یہودیوں کی بڑھتی ہوئی درآمد نے انکی آنکھیں کھول دیں۔ اور ملک میں فسادات کا دور دورہ شروع ہو گیا۔

1924ء میں حالات انتہائی نازک حالت تک پہنچ گئے۔ بغاوت فرو کرنے کے لئے انگریز فوجیں منگائی گئیں اور وقتی طور پر ہنگاموں پر قابو پا لیا گیا۔ مگر 1933ء اور 1936ء میں دوبارہ شدید فسادات اٹھ کھڑے ہوئے۔ بہت کچھ مالی وجانی نقصان ہوا۔ برطانوی مدبرین کا خیال تھا کہ کچھ عرصہ کے بعد عرب اور یہودی شیر وشکر ہو جائیں گے لیکن اختلافات کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی گئی۔ 15 سال کے کشت وخون کے بعد جب حالات قابو سے باہر نظر آنے لگے تو برطانیہ نے نومبر 1936ء میں لارڈ "پیل" کی صدارت میں ایک شاہی کمیشن نامزد کر دیا۔ جس نے حالات کا مطالعہ کر کے جولائی 1937ء میں اپنی رپورٹ اور اپنی سفارشات پیش کر دیں۔ "پیل" کمیشن نے اعتراف کیا کہ عرب اور یہودی دونوں سے وعدہ خلافی اور ناانصافی کی گئی ہے۔ جس کا حل اس نے یہ پیش کیا کہ ملک کے حصے بخرے کر دیئے جائیں۔ ایک علاقہ جو سب سے زرخیز اور تجارتی مرکز تھا اور جس میں وہاں کی صرف ایک ہی کارآمد بندرگاہ حیفا بھی شامل تھی یہودیوں کے حوالے کر دیا جائے۔ اور فلسطین کا بیشتر حصہ جو عموماً ریتلا، صحرا اور بنجر ہے عربوں کو دے دیا جائے۔ نیز سفارش کی کہ باقی مقامات مقدسہ یروشلم اور درمیانی علاقہ پر انگریزی حکومت کی عملداری رہے۔ عرب اور یہود دونوں نے اس تجویز کی سخت مذمت کی اور فلسطین میں یکایک فریقین کی طرف سے ملک گیر اور منظّم فسادات اٹھ کھڑے ہوئے۔ عربوں کا نشانہ پہلے تو یہودی ہوا کرتے تھے۔ مگر پھر انگریزی فوجوں پر یورش شروع کر دی گئی۔ متعدد برطانوی فوجی بیڑے حیفا اور جافا پہنچ گئے۔ اور ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔ حریت پسند عرب لیڈر گرفتار کئے گئے۔ مجلسیں توڑ دی گئیں اور عرب دیہات نہ صرف تعزیری چوکیوں سے زیربار کر دیئے گئے بلکہ ہوائی جہازوں سے ان پر گولہ باری کی گئی۔ ان حالات نے صورتحال بدل دی، ملک کے حصے بخرے کرنے کی سکیمیں وقتی طور پر معرضِ التواء میں پڑ گئیں۔ اور پیل کمیشن کی رپورٹ پر غور کرنے کیلئے ایک اور کمیشن "ووڈہڈ" کمیشن مقرر ہوا۔ مگر عرب نہ مطمئن ہو سکتے تھے نہ ہوئے۔

اب برطانوی حکومت نے مفاہمت کے لئے ایک نئی تجویز سوچی اور وہ یہ کہ لندن میں عربوں اور یہودیوں کی ایک مشترکہ کانفرنس کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ کانفرنس فروری 1939ء میں بمقام لندن منعقد ہوئی جس میں سعودی

عرب، مصر اور عراق کے مندوبین نے شرکت کی۔ مگر یہ بھی ناکام ہوگئی۔

(ملخص از تاریخ احمدیت جلد۸ صفحہ553تا 555)

عرب زعماء مسجد فضل لندن میں

فروری1939ء کی یہی کانفرنس تھی جس میں شریک ہونے والے عرب نمائندگان جن میں ملکہ مکرمہ کے وائسرائے اور فلسطین، عراق اور یمن کے نمائندوں کے اعزاز میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس مبلغ لندن نے ایک پارٹی دی۔ جس میں شہزادہ فیصل، شیخ ابراہیم سلمان رئیس النیابۃ العامۃ، شیخ حافظ وہبہ، عونی بیک الہادی، القاضی علی العمری اور القاضی محمد الشامی وغیرہ مندوبین کانفرنس نے شرکت کی۔

اس موقعہ پر امیر فیصل اور دوسرے عرب نمائندگان کے نام بذریعہ تار برقی جو پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ارسال فرمایا وہ اگرچہ پہلے مولانا جلال الدین صاحب شمس کی مساعی کے تذکرہ کے دوران درج ہو چکا ہے تاہم یہاں پر مضمون کے تسلسل اور قارئین کی یاددہانی کے لئے دوبارہ نقل کیا جاتا ہے۔ حضورؓ نے فرمایا:

’’میری طرف سے ہز رائل نس امیر فیصل اور فلسطین کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں کو خوش آمدید کہیں۔ اور ان کو بتا دیں کہ جماعت احمدیہ کامل طور پر ان کے ساتھ ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو کامیابی عطا کرے۔ اور تمام عرب ممالک کو کامیابی کی راہ پر چلائے۔ اور ان کو مسلم ورلڈ کی لیڈرشپ عطا کرے۔ وہ لیڈرشپ جو ان کو اسلام کی پہلی صدیوں میں حاصل تھی۔‘‘

(از تاریخ احمدیت جلد۸ صفحہ556-557)

مسئلہ فلسطین پر
چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر

یوں تو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے مسئلہ فلسطین پر بہت سے انٹرویوز اور لیکچرز دیئے، لاتعداد بیانات اور مشورے دیئے لیکن ہم ذیل میں دو تقاریر پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب جج فیڈرل کورٹ آف انڈیا نے ’’مسئلہ فلسطین‘‘ کے مضمون پر وائی ایم سی اے ہال لاہور میں 27 جنوری 1946ء کو ایک نہایت اہم اور معلومات افزا تقریر فرمائی۔ جلسہ کا اہتمام نوجوانان احمدیت کی بین الکلیاتی تنظیم ’’احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن‘‘ نے کیا اور صدارت کے فرائض جناب ڈاکٹر ای۔ ڈی لوکس وائس پرنسپل ایف سی کالج لاہور نے انجام دیئے۔

اخبار ’’انقلاب‘‘ (لاہور) نے اس تقریر کا ملخص حسب ذیل الفاظ میں شائع کیا۔

’’برطانیہ اور امریکہ یہودی سرمایہ کے اثر کے باعث آزادانہ طور پر کوئی اقدام نہیں کر سکتے۔ سیاسی حلقہ میں بھی یہودیوں کا اثر کم نہیں ہے۔ موجودہ پارلیمنٹ کے دارالعوام میں 25 یہودی ممبر ہیں۔ دو یہودی وزیر اور ایک یہودی سیکرٹری آف سٹیٹ، اسی طرح امریکہ میں بھی وہ ملک کی سیاسی مشین پر اثرانداز ہیں۔

یہ سوال کہ کیا فلسطین ان ملکوں میں شامل تھا جن کے بارے میں گزشتہ جنگ کے آغاز میں حکومت برطانیہ نے عربوں کو آزادی کا یقین دلایا تھا، آج تیس سال کے بعد بھی حل نہیں ہو سکا۔ فلسطین میں گزشتہ 21 سال کی بدامنی اور ناخوشگوار حالات کے باوجود حکومت برطانیہ اس مسئلہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر سکی۔ پہلی عالمگیر جنگ سے موجودہ وقت تک فلسطین کی سیاسیات کا جائزہ لینے کے بعد سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کہا کہ فلسطین کے عرب حسب ذیل چار وعدوں کی بناء پر جو کہ حکومت برطانیہ نے ان سے کئے تھے۔ فلسطین میں ایک عرب ریاست کے قیام کا مطالبہ کرتے ہیں۔

اول: پہلی عالمگیر جنگ کے شروع میں برطانیہ نے

سعودی عرب کے شہزادہ فیصل اور دیگر عرب زعماء مسجد فضل لندن میں
حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس امام مسجد فضل لندن کے ہمراہ

جن عرب ممالک سے آزادی کا وعدہ کیا تھا فلسطین بھی ان میں شامل تھا۔

دوئم: حکومت برطانیہ نے اپنے پہلے وعدے کو اس اعلان سے مضبوط کیا کہ جنگ کے بعد عرب ممالک میں وہاں کے لوگوں کے مشورہ کے بغیر کوئی حکومت قائم نہیں کی جائیگی۔

سوئم: ’’بالفور‘‘ اعلان کا یہ مفہوم نہیں تھا جو یہودی اخذ کرتے ہیں کہ فلسطین میں ایک یہودی ریاست قائم کی جائے گی۔

چہارم: عربوں کا مطالبہ ہے کہ 1939ء کا قرطاس ابیض ایک قسم کا آخری فیصلہ تھا اور یہودی اس کی مخالفت میں حق بجانب نہیں ہیں۔

سر محمد ظفر اللہ خان نے شریف مکہ اور مصر میں برطانوی ہائی کمشنر کے مابین عرب ممالک کی آزادی کے بارے میں خط و کتابت کا بتفصیل ذکر کرتے ہوئے کہا کہ شریف مکہ نے مطالبہ کیا تھا کہ جنگ کے اختتام پر عرب ممالک کو آزاد کیا جائے اور کہا تھا کہ عربوں کا یہ مطالبہ ان کی زندگی کا جزو اعظم بن چکا ہے۔ اور اس میں کسی قسم کا ردو بدل نہیں ہو سکتا۔ حکومت برطانیہ نے ہائی کمشنر کی معرفت اس مطالبہ کو پورا کرنے کا یقین دلایا تھا۔ آج عرب اسی خط و کتابت کی بناء پر فلسطین کی آزادی کا مطالبہ کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ فلسطین بھی ان ممالک میں شامل تھا جن کے بارے میں شریف مکہ نے حکومت برطانیہ سے ضمانت مانگی تھی۔

فلسطین میں یہودیوں کے قیام کے متعلق دیگر عرب ممالک کے ردّعمل کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ عرب یہودیوں کے نام سے متنفر ہیں ان کا خیال ہے کہ اگر فلسطین میں یہودیوں کی ریاست قائم ہوگئی تو پھر وہ ہمسایہ عرب ممالک سے بھی مزید علاقوں کا مطالبہ کرینگے اور نئی مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔

اگرچہ یہودی اس امر کا یقین دلائیں بھی کہ وہ عربوں کے مفاد کی حفاظت کرینگے پھر بھی باہمی فساد کا جذبہ اب اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ کسی مفاہمت کی کوئی امید نہیں۔ یہودی اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ اگر ممکن ہو سکے تو طاقت کے استعمال سے یہودی ریاست قائم کریں گے۔

سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کہا کہ فلسطین کی 17 لاکھ پچاس ہزار کی کل آبادی میں چھ لاکھ اور پچاس ہزار یہودی ہیں اور وہ ملک کی اقتصادی زندگی پر چھائے ہوئے ہیں اور اگر یہودیوں کا فلسطین میں داخلہ بند بھی کر دیا گیا تو وہ سیاسی اور اقتصادی طور پر عربوں کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ بنا رہے ہیں۔ ہم صورت حال سے بخوبی آگاہ ہیں اور اس خطرہ کو مٹانے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔‘‘

(بحوالہ الفضل 31صلح 1325ہش بمطابق 31 جنوری 1946ء صفحہ 6 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد نمبر 10 صفحہ 568 تا 570)

چوہدری صاحب کی دوسری فاضلانہ تقریر

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے 9 دسمبر 1947ء کو گورنمنٹ کالج لاہور میں ایک فاضلانہ خطاب فرمایا جس میں مسئلہ تقسیم فلسطین کی سازش پر مفصل روشنی ڈالی۔ اس تقریر کا ملخص اخبار ’’نوائے وقت‘‘ نے درج ذیل الفاظ میں شائع کیا:۔

لاہور۔ 9 دسمبر۔ ادارہ اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے قائد چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں نے آج مسئلہ فلسطین کے تمام پہلوؤں پر مفصل روشنی ڈالی۔ انہوں نے ادارہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تقسیم فلسطین کے فیصلہ کو سخت نا منصفانہ قرار دیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں تقریر کرتے ہوئے سر ظفر اللہ نے سخت افسوس ظاہر کیا کہ امریکی حکومت نے چھوٹی چھوٹی طاقتوں کے نمائندگان پر ناجائز دباؤ ڈال کر تقسیم فلسطین کے حق میں فیصلہ کرالیا۔ سر ظفر اللہ نے کہا کہ امریکہ کی انتخابی سیاسیات نے فلسطین کو ایک مہرہ بنایا۔ آپ نے فرمایا کہ سرزمین فلسطین کی مجوزہ یہودی ریاست میں نہ صرف ایک مضبوط عرب اقلیت ہمیشہ کے لئے یہودیوں کی غلام بن جائے گی بلکہ ملک کی اقتصادیات پر بین الاقوامی کنٹرول قائم ہو جائے گا جو قطعاً غیر قانونی حرکت ہے۔

چوہدری سر محمد ظفر اللہ نے بتایا کہ کس طرح امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے یہودی اثر کے ماتحت چھوٹی چھوٹی اقوام پر ناجائز دباؤ ڈالا اور دو تین فیصلہ کن ووٹ حاصل کر لئے جس کے مطابق ادارہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں فلسطین کی تقسیم کا نامنصفانہ فیصلہ ہوا۔

سر ظفر اللہ نے بتایا کہ 26 نومبر کو ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ ہم کامیاب ہوگئے ہیں اور مخالف فریق کو اپنی شکست کا یقین ہو گیا تھا لیکن عین آخری وقت رائے شماری بلاوجہ 28 نومبر پر ملتوی کر دی گئی تا کہ دوسرے ممالک پر دباؤ ڈال کر فلسطین کے متعلق ان کا رویہ تبدیل کیا جاسکے۔ چنانچہ جب ہیٹی کے مندوب نے رائے شماری کے بعد مجھ سے ملاقات کی تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور اس نے افسوس ظاہر کیا کہ اسے آزادی کے ساتھ ووٹ دینے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اکثر ایسے مندوبین نے جنہوں نے تقسیم فلسطین کے حق میں ووٹ ڈالے یہ اعتراف کیا کہ انہوں نے نہایت مجبوری کے عالم میں تقسیم فلسطین کے حق میں ووٹ ڈالے اور اسی میرٹ میں تقسیم فلسطین کا فیصلہ ہوا‘‘

’’سر ظفر اللہ نے بتایا کہ جنرل اسمبلی میں کس طرح شروع میں عربوں کو تقسیم فلسطین کی سکیم کے استرداد کا یقین تھا لیکن بعد ازاں زبردست سازشیں کی گئیں کہ عربوں کی حامی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کر دیا گیا۔ صدر اسمبلی نے رائے شماری کو 26 نومبر سے 28 نومبر پر ملتوی کر دیا۔ دریں اثناء امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے بعض مندوبین پر ان کی حکومتوں کی مدد سے دباؤ ڈالا اور عربوں کے حامی 17 مندوبین میں سے 4 مندوب دوسرے فریق سے جا ملے۔ لائبیریا کے نمائندے نے اعتراف کیا کہ واشنگٹن میں ان کے سفیر نے انہیں تقسیم فلسطین کی حمایت پر آمادہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہیٹی کے نمائندے نے ہمیں افسوس کے ساتھ بتایا کہ وہ اپنی حکومت کی تازہ ہدایات کے ماتحت اب تقسیم فلسطین کے حق میں ووٹ دینے پر مجبور ہو گیا ہے۔ اس طرح بالآخر تقسیم فلسطین کے حق میں امریکی اور یہودی سازش کامیاب ہوگئی اور فلسطین کا فیصلہ کر دیا گیا‘‘۔

(نوائے وقت11 دسمبر 1947ء، صفحہ6)

اقوام متحدہ میں
چوہدری صاحب کا موثر دفاع

ان واقعات میں سے ایک اہم اور قابل ذکر واقعہ

باقی صفحہ نمبر10پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنحضرت ﷺ سے قربت کا وہ رشتہ ہے جو سب سے بلند ہے۔

جنت اصل میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگئی تو وہی ایک مومن کے لئے جنت ہے

وہ احمدی جو اچھی طرح نظام جماعت میں پروئے گئے ہیں قربانیوں کی عظیم الشان مثالیں قائم کرتے ہیں

وقف جدید کے 52 ویں سال کا اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے 31 لاکھ 75 ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی ہے جو کہ گزشتہ سال کی وصولی سے ساڑھے سات لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 9رجنوری 2008ء بمطابق 9رصلح 1387ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

آج کا مضمون شروع کرنے سے پہلے میں گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ گوکہ کافی تعداد نے بلکہ اکثریت نے میرے گزشتہ خطبہ سے اس بات کو سمجھ لیا ہوگا۔ جماعتی لٹریچر میں بھی اس کا ذکر ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ درود شریف کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام اور تعلق۔ بعض لوگوں نے سوال اٹھایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو بدرجہ اولیٰ آنحضرت ﷺ کی آل میں شمار ہوتے ہیں۔ کیونکہ احادیث میں آنحضرت ﷺ کی طرف سے مسیح و مہدی کے بڑے مقام اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ پیار کے انداز کا ذکر بھی ملتا ہے۔ سوال کرنے والے کی یہ سوچ بالکل ٹھیک ہے بیشک آنحضرت ﷺ کے اس روحانی فرزند کے بارہ میں آپ ﷺ کے اپنے الفاظ سے اس کی وضاحت ملتی ہے لیکن کیونکہ مَیں محرم کے حوالے سے باتیں کر رہا تھا اس لئے شیعہ حضرات اور سنی حضرات کے نظریات تک محدود رہا اور اس لحاظ سے ان کو توجہ دلائی کہ محرم میں اگر یہ دونوں اس بات کو سمجھ لیں کہ ہم اُمّت مسلمہ ہیں اور آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد پیش نظر رہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے تو ایک دوسرے کے خلاف کینے اور بغض اور ماردھاڑ اور قتل و غارت کی بجائے آپس میں پیار و محبت کی فضا جنم لے۔ ایک دوسرے کے خون کی حفاظت اور مسلمان ہونے کی نشانی کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے کہ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَ كَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرَّمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ (صحیح مسلم - باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ جز 1 صفحہ 119)۔ فرمایا کہ جس نے اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور انکار کیا ان کا جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جاتی ہے تو اس کے جان اور مال قابل احترام ہو جاتے ہیں۔ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ کہہ کر فرمایا کہ باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ اس سے کیا سلوک کرنا ہے۔ یہ اسلام میں ایک دوسرے کے لئے خون کی حفاظت ہے اور جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ دیا چاہے اس نے جان کے خوف سے ہی کہا، اس کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کے بعد تم نے اس کا خون کیا تو تم اس کی جگہ پر ہوگے اور وہ تمہاری جگہ پر ہوگا۔

پس ایک مسلمان کے خون کی یہ حفاظت ہے جو آنحضرت ﷺ نے فرمائی اور اگر کلمہ کی اہمیت اور درود شریف کی اہمیت کا تمام مسلمانوں کو احساس ہو جائے تو محرم کے دنوں میں آج کل جو یہ حرکتیں ہوتی ہیں یہ کبھی نہ ہوں۔ لیکن مسلمانوں کی یہ بدقسمتی ہے کہ اس بات کو نہیں سمجھتے اور گزشتہ دنوں کی اخباروں میں جو خبریں آتی رہی ہیں وہ اس بات کی شاہد ہیں کہ جو باتیں مَیں نے مسلمانوں کے حوالے سے اس محرم کے مہینے کے بارے میں کہی تھیں کہ شیعہ سنی ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں، ان دنوں یعنی محرم میں خاص طور پر صحیح ثابت ہوئی ہیں۔ بہرحال یہ تو ان لوگوں کے فعل ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو نہیں مانا، آنحضرت ﷺ کے اس روحانی فرزند کو نہیں مانا جس کے بارہ میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب وہ ظاہر ہو تو خواہ گھٹنوں کے بل برف کی سلوں پر چل کر جانا پڑے تو تب بھی جانا اور اسے میرا اسلام کہنا۔ پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام ہے۔ اسی طرح اور بہت سی احادیث ہیں جن سے آنے والے مسیح سے آنحضرت ﷺ کے خاص پیار کا اظہار ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنحضرت ﷺ سے قربت کا وہ رشتہ ہے جو سب سے بلند ہے۔

گزشتہ خطبہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس رویاء کا مَیں نے ذکر کیا تھا کہ حضرت فاطمۃ الزہرۃؓ نے آپؑ کا سر اپنی گود میں ایک ماں کی طرح رکھ لیا تھا جبکہ آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کی پیاری بیٹی کا خاندان بھی سارا وہاں موجود تھا تو یہ اس طرف اشارہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ ﷺ کی آل میں شامل ہو چکے ہیں اور پھر آپ کو یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب ایک دفعہ آپ شدید بیمار ہوئے (دعویٰ سے پہلے کا ذکر ہے)۔ تو جو دعا سکھائی گئی اور الہاماً بتائی گئی اس میں دُرود شامل تھا اور شفاء کے لئے کہا گیا کہ اس کو کرواور وہ یہ تھا کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اس الہام میں بھی علٰی کے صلہ کے بغیر آل محمد کا ذکر ہے۔ یہ ذکر فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کو آنحضرت ﷺ کے قریب کر دیا۔ ہمارے نزدیک تو آپؑ آنحضرت ﷺ کی آل میں سب سے قریب ترین ہیں۔ کیونکہ حضورؐ نے آپؑ کو براہ راست شامل فرما دیا۔ پس چاہے غیر اس کو مانیں یا نہ مانیں لیکن ہمارے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام براہ راست اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھی آنحضرت ﷺ کی آل میں شامل ہیں، خود آنحضرت ﷺ نے شامل فرمایا ہے، جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ مقام اس عشق و محبت کی وجہ سے آپ کو ملا جو آپ کو آنحضرت ﷺ سے تھا۔ یہ مقام آپؑ کو اس محبت کے نتیجہ میں ملا جو آنحضرت ﷺ پر درود بھیج کر آپؑ نے حاصل کیا اور جو آپ کو اس سے محبت تھی۔

پس اس حوالے سے آج جماعت احمدیہ کی ذمہ داری ہے کہ جب مسلمانوں میں بھی آپس میں رنجشیں اور دوریاں نظر آ رہی ہیں تو درود بھیجیں اور بہت درود بھیجیں۔ کیونکہ ہم زمانے کے اس امام کو ماننے

والے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے براہ راست آنحضرت ﷺ کی آل میں شامل فرمایا ہے۔ مسلمانوں کے جو اپنے ذاتی مفاد ہیں ان کا حال تو ہم آج کل دیکھ ہی رہے ہیں۔ جبکہ فلسطین پر اسرائیل کی ظالمانہ بمباری کے باجود مسلمان ممالک نے احتجاجاً بھی پُر اثر آواز نہیں اٹھائی۔ اِکّا دُکّا آوازیں اُٹھتی ہیں اور وہ بھی نرم زبان میں، بلکہ ہلکی آواز میں۔ ان کے مقابلہ میں یہاں مغرب میں بعض عیسائی تنظیموں نے بھی اور اشخاص نے بھی زیادہ زور سے اسرائیل کے ردّعمل پہ اظہار کیا ہے۔ اسرائیل نے جو بمبارمنٹ کی ہے اور جو مستقل کر رہے ہیں اور جو جنگ جاری ہے، اس پہ ان کا ردّعمل مسلمان ملکوں کی نسبت زیادہ پُر زور ہے۔ پس جب عمومی طور پر یہ مسلمان ممالک بے حس ہو گئے ہیں ہمارا فرض بنتا ہے کہ درود اور دعاؤں سے مسلمانوں کی مدد کریں۔

پس مَیں دوبارہ یہی کہتا ہوں کہ دعاؤں پر بہت زیادہ زور دیں کیونکہ ہم جو مسیح محمدیؑ کے ماننے والے ہیں، ہمارا ہتھیار اور سب سے بڑا ہتھیار دعا ہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بارہ میں فرمایا ہے کہ اسی سے انشاء اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کی فتح ہونی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا، آج کا جو دوسرا مضمون ہے اب اس طرف آتا ہوں۔ سب جانتے ہیں کہ جنوری کے پہلے یا دوسرے جمعہ پہ وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے اور گزشتہ سال کی قربانیوں کا مختصر ذکر بھی پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن اس ضمن میں رپورٹ پیش کرنے سے پہلے اس بارہ میں کچھ عرض کروں گا ایک مومن کا کیا کام ہے، کس طرح اس کو قربانیاں کرنی چاہئیں، انفاق فی سبیل اللہ کیا ہے، ہمارے عمل کیا ہونے چاہئیں؟ قرآن کریم میں سورۃ حدید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَھُمْ وَلَھُمْ اَجْرٌ کَرِیْمٌ (الحدید :19) یقیناً صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے مال میں اللہ کو قرضہ حسنہ دیا ان کا مال ان کے لئے بڑھایا جائے گا اور انہیں عزت والا بدلہ دیا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی ایک جگہ وضاحت کی ہے کہ خدا تعالیٰ کو تو تمہارے روپے پیسے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اس نے خود ہی اپنے پر فرض کر لیا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو تو وہ اس کو قرضہ حسنہ سمجھ کر لوٹائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے پیار کا اظہار ہے کہ باوجود غنی ہونے کے جس کو کسی انسان کے پیسے کی کوئی احتیاج یا حاجت نہیں ہے لیکن جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ مجھ پر قرض ہے اور مَیں اسے لوٹاؤں گا۔ ایسے قرض لینے والوں کی طرح نہیں جو قرض تو لے لیتے ہیں اور واپس کرنا بھول جاتے ہیں۔ اللہ کہتا ہے کہ مَیں وہ لوٹاؤں گا۔ پس مالی قربانی چاہے وہ کسی بھی رنگ میں ہو، خدا تعالیٰ اس کی قدر کرتا ہے۔ جب دین کی اشاعت کے لئے مالی قربانی کی جا رہی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قدر پذیرائی حاصل کرنے والی ہوتی ہے کہ اس کے بارہ میں انسان سوچ بھی نہیں سکتا، اس کا احاطہ نہیں کر سکتا بشرطیکہ وہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہو اور اس زمانے میں جب دنیا، دنیاوی اور مادی خواہشات کے پیچھے لگی ہوئی ہے، قربانی کرنے والے یقیناً اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کر کے اللہ تعالیٰ سے بہترین شکل میں اس قرض کے بدلے وصول کرنے والے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جو صرف پرانے قصے ہیں، یا کہانیاں ہیں یا پرانے قصوں میں واقعات ہوا کرتے تھے یا ہم نے قرآن شریف میں پڑھ لیا ہے، اس کا تجربہ نہیں ہے بلکہ اس زمانے میں بھی ہم میں سے کئی ہیں جو اس بات کو مشاہدہ کرتے آئے ہیں اور مشاہدہ کر رہے ہیں۔ پس یہ بھی اُن انعاموں میں سے ایک انعام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے بعد ایک احمدی کو ملا۔ اور اس بات پر احمدی اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے اور یہ ایک احمدی کی شکر گزاری ہی ہے کہ باوجود نامساعد حالات کے ہر سال احمدی کی قربانی کی مثالیں روشن تر ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ اس سال ساری دنیا میں جو اکنامک کرائسز (Economic Crises) ہوا اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیوں میں احمدی پیچھے نہیں ہٹے۔ ایک احمدی یہ پرواہ نہیں کرتا کہ میرا گزارا کس طرح ہوگا۔ فکر ہے تو یہ کہ ہمارے چندے کا وعدہ پورا ہو جائے۔ جبکہ دوسروں کا کیا حال ہے اس کا نقشہ اللہ تعالیٰ نے اسی سورۃ حدید میں ہی ایک اور اگلی آیت میں کھینچا ہے اور ساتھ ہی اس میں مومنوں کو یہ بھی وارننگ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں کبھی سستی نہ دکھانا۔ چاہے وہ عبادات ہیں یا مالی قربانیاں ہیں یا دوسرے فرائض ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر فرض کئے گئے ہیں۔ کیونکہ حقیقی زندگی وہی ہے جو آخرت کی زندگی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَّ زِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَھِیْجُ فَتَرٰہُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا۔ وَفِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ وَّمَغْفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانٌ۔ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (الحدید:21) کہ جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور سج دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا یہ زندگی اُس بارش کی مثال کی طرح ہے جس کی روئیدگی کفار کے دلوں کو لبھاتی ہے۔ پس وہ تیزی سے بڑھتی ہے اور پھر تو اُس فصل کو سبز ہوتا ہوا دیکھتا ہے۔ پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب مقدر ہے۔ نیز اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضوان بھی ہے جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکہ کا ایک عارضی سامان ہے۔

پس آج ہم دنیا پر نظر پھیریں تو اسلام کی تعلیم کے مطابق حقیقی رنگ میں اگر کوئی جماعت من حیث الجماعت خرچ کر رہی ہے تو جماعت احمدیہ ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتی ہے یا قربانیاں دیتی ہے۔ باقی دنیا اگر کچھ کر بھی رہی ہے تو بہت معمولی۔ اور ہر ایک کھیل کود اور نفس کی خواہشات کی تکمیل میں لگا ہوا ہے۔ بہت ساری بدعات اور رسومات نے مسلمانوں میں راہ پالی ہے۔ جو دنیاوی رسومات ہیں شادی بیاہ ہیں، ان پر دکھاوے کے لئے بے انتہا خرچ کیا جاتا ہے۔

اس بارہ میں مَیں جماعت کو توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ بعض اوقات احمدیوں کی طرف سے احمدیوں کے بارے میں بھی شکایات آ جاتی ہیں۔ اس زمانہ کے امام کو مان کر اگر ہم بھی دوسروں کی دیکھا دیکھی اپنے ماحول کے پیچھے چلتے رہے اور اس مقصد کو بھول گئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا مقصد ہے تو پھر ہم میں سے وہ لوگ جو یہ مقصد بھول رہے ہیں انہیں لوگوں میں شمار ہوں گے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا کی زندگی تو محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات پورا کرنے کا ذریعہ ہے۔ اور یہ ایسا ذریعہ ہے جو انسان کی پیدائش کے اعلیٰ مقصد کو بھلا دے۔ اور اگر زمانے کے امام کو ماننے کے بعد بھی ہم میں مال اور اولاد اور دنیاداری کا فخر رہے اور عبادتوں اور قربانیوں کو ہم بھول جائیں تو اللہ تعالیٰ نے جو اَجْرِ کریم فرمایا ہے، اس کے حقدار بھی نہیں ٹھہریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مال تو تمہیں مَیں نے دے دیا اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ مال اور دولت جمع کر کے صرف اپنی بڑائی کا اظہار کرتے ہو یا واقعتاً اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے تو اجر عظیم پاؤ گے، اجر کریم پاؤ گے، ایک معزز اجر پاؤ گے۔ اگر نہیں تو یہ دنیاوی مال ہمیشہ رہنے والی چیز نہیں ہے۔ یہ تو اس فصل کی طرح ہے جو سر سبز ہو، لہلہاتی ہوئی ہو تو بہت اچھی لگتی ہے اور اس فصل کو دیکھ کر اس کا مالک اس پر بہت سی امیدیں رکھتا ہے۔ مستقبل کی خواہشات پوری کرنے کے منصوبے بنا رہا ہوتا ہے لیکن جب وہ پکتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے طوفان آئے، بارش آئے، آندھی آئے اسے بکھیر دیتا ہے اور مالک کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا۔ پس اس مثال سے ایک مومن کو بھی سمجھایا کہ تم دنیاوی چیزوں کے پیچھے نہ پڑو جن کا انجام مایوسی کی صورت میں بھی نکل سکتا ہے اور جو خدا کو یاد نہیں رکھتے، بالکل بھول گئے، ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے آخرت کا عذاب اس کے علاوہ ذکر کیا ہے۔ پس مومن کو کہا کہ تمہارا کام خدا تعالیٰ کی مغفرت اور اس کی رضا کے حصول کی کوشش ہونا چاہئے اور یہی ایک حقیقی مومن کی نشانی ہے۔ ورنہ یہ دنیا جتنی بھی خوبصورت لگے اس کے ساز و سامان، اس کا مال جتنا بھی دل کو لبھائیں انجام اس کا دھوکہ ہی ہے، ناکامی ہی ہے۔ پھر اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ (الحدید:22) کہ اپنے ربّ کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو اور اس جنت کی طرف بھی جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کی طرح ہے۔ جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے اسے دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔

پس مومن کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے ربّ کی مغفرت کی تلاش میں رہتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں اس جنت کو حاصل کرنے والے اور اس کے وارث ٹھہرتے ہیں جو اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی صورت میں نظر آتی ہے اور اگلے جہان میں تو اللہ تعالیٰ نے یہ ایک مومن کے لئے مقدر کی ہے جو خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہر کام اور فعل کرتا ہے۔ مومن ایک ایسی جنت کا وارث بنتا ہے جو زمینی بھی ہے اور آسمانی بھی۔ اس دنیا میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile*: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921

ہوتے دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور اگلے جہان میں بھی خوش ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

مجھے بیسیوں خطوط آتے ہیں جو اپنی مالی قربانی کے ذکر کے بعد یہ بتاتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں اس قربانی کے بعد سکینت پیدا کی۔ کس طرح ان کے مال میں اللہ تعالیٰ نے برکت عطا فرمائی۔ کس طرح ان کی اولاد کی طرف سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔ تو یہ اس دنیا کی جنت ہی ہے جو ایک مومن کو ملتی ہے۔ جس کے نظارے ایک مومن دیکھتا ہے اور پھر جب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے مومن اس دنیا میں دیکھتا ہے تو آخرت کی جنت پر یقین مزید مضبوط ہوتا ہے۔ تبھی تو گزشتہ دنوں مجھے کسی جگہ کے سیکرٹری مال نے لکھا کہ ایک صاحب 2/جنوری کو میرے پاس آئے کہ آج وقف جدید کے اوپر خطبہ آئے گا تو یہ میرا وعدہ ہے گزشتہ سال سے اتنا بڑھا کر پیش کر رہا ہوں اور پہلی رسید تم میری کاٹنا۔ تو یہ شوق بھی اسی لئے ہے کہ ان کو یقین ہے کہ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کی رضا ملتی ہے۔ تو یہ جو ایمان ہے، یقین ہے یہ اس سے مضبوط ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگلے جہان میں جو دے گا اس کا تو ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ یہاں یہ بات کہہ کر کہ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْض یہ نکتہ بھی بیان فرما دیا کہ مومن کے لئے جنت کی وسعت زمین و آسمان کی وسعت جتنی ہے۔ یعنی اس کی کوئی حد اور انتہا نہیں ہے اور جنت کیا ہے۔ پہلی آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ جنت اگر زمین و آسمان تک پھیلی ہوئی ہے۔ پوری کائنات کو ہی اس نے گھیرا ہوا ہے تو پھر دوزخ کہاں ہے؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب دن ہوتا ہے تو رات کہاں ہوتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل باب حدیث رسول قیصر الی رسول اللہ ﷺ۔ جزو 34 صفحہ 31)

یعنی جنت اور دوزخ کوئی دو جگہیں نہیں ہیں بلکہ دو حالتیں ہیں۔ خدا کو بھولنے والوں کو جہاں دوزخ نظر آئے گی وہیں نیک اعمال والے جنت کے نظارے کر رہے ہوں گے۔ رخ اور زاویہ بدل جانے سے اس کی حالت مختلف ہو جائے گی۔ جس طرح آج کل بعض تصویریں ہوتی ہیں ذرا سا اینگل بدلتے ہیں تو ڈائمینشن چینج ہو جاتی ہے۔

پس ایک مومن خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول پر نظر رکھتے ہوئے جہاں جنت کا وارث بنتا ہے وہاں غیر مومن اور صرف دنیا پہ نظر رکھنے والا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے کر اپنی عاقبت خراب کر رہا ہوتا ہے۔ پس جنت اصل میں جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگئی تو وہی ایک مومن کے لئے جنت ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ کے لئے اس کے حصول کی کوشش کی طرف متوجہ رکھے ہماری عبادتیں اور ہماری قربانیاں اللہ تعالیٰ کے فضل کو سمیٹنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ کہہ کر ہماری توجہ اس طرف پھیری کہ بے شک جنت ان لوگوں کے لئے ہے جن پر اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرماتا ہے اور وہ اللہ اور رسول پر ایمان لاتے ہیں اور جنہوں نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کو مانا جن کا اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے مطابق ظہور ہوا۔ تو وہیں یہ بھی سمجھایا کہ اس فضل کو مستقل رکھنے کے لئے اپنے اعمال پر بھی نظر رکھنا۔ اسی لئے دوسری جگہ یہ دعا بھی سکھائی کہ ایمان کی مضبوطی کے لئے اور اعمال پہ قائم رہنے کے لئے یہ دعا بھی کرتے رہو کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (آل عمران: 9)۔ اب ایمان اور ہدایت کے بعد اے اللہ تو ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا۔ کبھی ہمیں یہ خیال نہ آئے کہ ہم بڑی قربانیاں کرنے والے ہیں۔ کبھی دنیا کی چمک دمک ہمیں راستے سے ہٹانے والی نہ بن جائے۔ کبھی یہ خیال نہ آئے کہ جماعت کے متفرق چندے ہیں، ہمارے پہ ایک بوجھ ہے۔ ہمیشہ یہ سوچ رہے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس زمانے میں ہمیں اللہ تعالیٰ پہلوں سے ملاتے ہوئے اپنے دین کی خاطر قربانیوں کی توفیق دے رہا ہے۔ یہ فضل عظیم جو ہم پر ہوا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ نسلاً بعد نسلٍ قائم رکھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ ”چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔ پس ضرور ہے کہ ہزار در ہزار آدمی جو بیعت کرتے ہیں ان کو کہا جاوے کہ اپنے نفس پر کچھ مقرر کریں اور اس میں پھر غفلت نہ ہو“۔

(البدر جلد 2 نمبر 26۔ صفحہ 201-202 مورخہ 7/جولائی 1903)

آج گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمومی طور پر وہ احمدی جو اچھی طرح نظام جماعت میں پروئے گئے ہیں قربانیوں کی عظیم الشان مثالیں قائم کرتے ہیں، بعضوں کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ لیکن دنیا میں اکثر جگہ نئے شامل ہونے والوں میں سے، نومبائعین کی مالی قربانی کی طرف توجہ نہیں اور ان کو شامل نہیں کیا گیا، کوشش نہیں کی گئی جس طرح کوشش کی جانی چاہئے تھی۔ اور یہ بھی میرے نزدیک جماعتی نظام کی کمزوری ہے۔ اگر نظام جماعت شروع دن سے کوشش کرتا تو کچھ نہ کچھ چاہے ٹوکن کے طور پر ہی لیں، قربانی کی عادت ڈالنی چاہئے تھی۔ جہاں کوشش ہوئی ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھے نتیجے نکلے ہیں۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نئے آنے والوں پر ان کی کسی نیکی کی وجہ سے یہ فضل فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لیا۔ اب اس فضل کو اپنی زندگی کا مستقل حصہ بناتے ہوئے اور عبادات کے ساتھ اپنے ایمان میں ترقی کی بھی انتہائی ضرورت ہے۔

اس طرح بچوں کو بھی زیادہ سے زیادہ کوشش کر کے کسی نہ کسی چندے کی تحریک میں ضرور شامل کرنا چاہئے اور اس کے لئے مَیں نے گزشتہ سال کہا تھا کہ وقف جدید میں بچوں کو زیادہ شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ جماعتوں کو بھی اور والدین کو بھی اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ کوشش اور تعاون کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باوجود مشکل حالات کے جماعت کا قدم ترقی کی طرف ہی ہے۔ اگر ایک جماعت نے کچھ سستی دکھائی ہے تو دوسری جماعت نے اس کی کمی کو پورا کر دیا۔ لیکن اگر جماعتیں مزید توجہ کریں تو جو اعداد و شمار سامنے آئے ہیں اس سے لگتا ہے کہ اس میں خاص طور پر شاملین کی تعداد کے لحاظ سے مزید گنجائش ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شامل کیا جائے۔ چاہے وہ معمولی رقم دیں کیونکہ اس سے ہم ایمان میں ترقی کے مقصد کو حاصل کرتے ہیں۔

اب مَیں وقف جدید کے حوالے سے کچھ اعداد و شمار پیش کروں گا۔ گزشتہ سال جو گزر گیا وہ 51واں سال تھا اور اب 52واں سال شروع ہو گیا۔ اس میں تمام دنیا کی جماعتوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر 31 لاکھ 75 ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی ہے جو کہ گزشتہ سال کی وصولی سے ساڑھے سات لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمدللہ اور ہمیشہ کی طرح دنیا بھر کی جماعتوں میں پاکستان اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی پوزیشن پہ ہے۔ وقف جدید کے چندہ دہندگان میں پاکستان نے اس سال 10 ہزار نئے چندہ دینے والوں کا اضافہ کیا ہے۔ پاکستان کی اکثریت غریب ہے۔ اور ان پہ بھی وہی مثال صادق آتی ہے جس کا ایک حدیث میں ذکر آتا ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک درہم ایک لاکھ درہم سے بڑھ گیا۔ پوچھا کس طرح؟ فرمایا کہ ایک شخص کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم چندہ دے دیا جب تحریک کی گئی اور دوسرے کے پاس لاکھوں درہم تھے اس نے اس میں سے ایک لاکھ درہم دیا گو کہ اس نے زیادہ رقم دی لیکن قربانی کے لحاظ سے وہ ایک درہم بڑھ گیا۔

(مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند المکثرین۔ حدیث نمبر 8573)

اسی طرح پاکستان میں اکثریت غریب لوگوں کی ہے۔ اسی طرح افریقہ کے بعض ممالک ہیں تو بہت سارے ایسے ہیں جن کے پاس معمولی رقم ہوتی ہے اس میں سے چندہ دے کر قربانی کر رہے ہوتے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ وہ کس طرح چندہ دیتے ہیں اور کس طرح پھر گزارا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین اجر عطا فرمائے۔

امریکہ دوسرے نمبر پر ہے۔ انہوں نے گو تعداد میں 256 کا اضافہ کیا ہے لیکن ان کی وصولی گزشتہ سال سے بھی تقریباً 80 ہزار کم ہے۔ شاید ڈالر کی قدر میں کمی کی وجہ سے کم ہو گئے ہوں گے۔ تو اب ان کے شامل ہونے والوں کی کل تعداد 8 ہزار 276 ہے۔

یورپ اور امریکہ وغیرہ امیر ممالک کے وقف جدید کے یہ چندے انڈیا اور افریقہ کے ممالک میں مساجد مشن ہاؤس اور لٹریچر اور دوسری جماعتی اخراجات پر خرچ ہوتے ہیں۔ اس لئے ان ملکوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ رقم کے لحاظ سے بھی اضافہ ہو اور تعداد کا جو اضافہ ہے یہ تو بہرحال ضروری ہے ہی۔ مَیں نے ناصرات اور اطفال کو توجہ دلائی تھی، میرے خیال میں یہ 256 کا جو اضافہ ہوا ہے یہ ناصرات اور اطفال کی کوشش ہے، جماعت کی کوشش نہیں ہے۔ بہرحال یہ خوش آئند چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئندہ آنے والی نسلوں میں یا چھوٹے بچوں میں مالی قربانی کی روح پیدا ہو رہی ہے۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

تیسرے نمبر پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے برطانیہ ہے۔ انہوں نے بھی (یعنی آپ نے جو سامنے بیٹھے ہوئے ہیں) اس سال 86 ہزار پاؤنڈ زیادہ ادائیگی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامل ہونے والوں کی تعداد میں بھی 1382 کا اضافہ ہوا ہے اور کل چندہ دہندگان کی تعداد 14 ہزار 519 ہو گئی ہے۔ ماشاء اللہ برطانیہ کی جماعت بھی اب آگے بڑھنے والوں میں شامل ہے اور تیزی سے آگے بڑھنے والوں میں شامل ہے۔ یہ تعداد ایک تو جرمنی سے آنے والوں کی وجہ سے بڑھی ہے اور کچھ ناصرات اور اطفال کی وجہ سے بڑھی ہوگی۔

کینیڈا جو ہمیشہ سے پانچویں نمبر پر رہا ہے اب چوتھے نمبر پر آ گیا ہے انہوں نے بھی ایک لاکھ 80 ہزار کی زائد وصولی کی ہے اور 378 نئے شامل کئے ہیں اور 13 ہزار 325 ان کی کل تعداد ہے۔ ان کا جو دفتر اطفال ہے یعنی بچیاں اور بچے وہ اللہ کے فضل سے زیادہ فعال ہے۔

جرمنی چوتھے سے پانچویں پوزیشن پر چلا گیا ہے۔ گو 32 ہزار یورو کا اضافہ ہوا ہے لیکن چندہ دھندگان میں 1387 کی کمی ہے۔ جو ان کے اور شعبہ مال کے خیال میں اس لئے ہے کہ ان میں سے بہت سارے لوگ جرمنی سے یہاں آ گئے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں کچھ کوشش میں بھی کمی ہے۔

چھٹے نمبر پر ہندوستان کی جماعتیں ہیں۔ ان کی وصولی بھی اپنے لحاظ سے 17 لاکھ روپے پچھلے سال کی نسبت زیادہ ہے اور شاملین ایک لاکھ 16 ہزار 120 ہیں۔ ہندوستان کو بھی اب میں کہتا ہوں کہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں۔ اس کے پیش نظر اب ہر جماعت کو خود اپنے آپ کو سنبھالنا چاہئے۔ ابھی تک تو یورپ اور امریکہ سے مدد کی جاتی تھی ہو سکتا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے کہ مدد نہ ہو سکے۔ اسی طرح افریقن ممالک کو بھی خود اپنے آپ کو سنبھالنا چاہئے۔

انڈونیشیا کا ساتواں نمبر ہے ان کا بھی 32 ہزار پاؤنڈ کا اضافہ ہے اور 829 افراد کا اضافہ ہے اسی طرح بیلجیئم، فرانس، سوئٹزرلینڈ آٹھویں، نویں اور دسویں پوزیشن پہ ہیں۔

چندہ دینے کے لحاظ سے امریکہ دنیا میں نمبر 1 پہ ہے۔ ان کا چندہ 78.92 پاؤنڈ ہے۔ پھر فرانس ہے۔ پھر سوئٹزرلینڈ ہے۔ پھر برطانیہ ہے۔ پھر بیلجیئم ہے۔

افریقہ کی جماعتوں میں نائیجیریا اس سال تحریک جدید میں بھی اوّل تھا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں بھی اس کی پہلی پوزیشن ہے اور سب سے اچھی بات ان کی یہ ہے کہ گزشتہ سال ان کے چندہ دہندگان 13 ہزار 729 تھے اس سال انہوں نے 10 ہزار اور 69 کا اضافہ کیا ہے اور یہ بڑا اضافہ ہے، ماشاء اللہ۔ ان کی 23 ہزار 700 تعداد ہے لیکن یہاں بھی مزید گنجائش ہے۔

پھر غانا ہے یہاں بھی 3 ہزار 776 نئے شامل ہوئے ہیں۔ پھر بورکینا فاسو ہے۔ بینن ہے، سیرالیون ہے۔

وقف جدید کے مالی نظام میں چندہ دینے والوں کی کل تعداد اللہ کے فضل سے 5 لاکھ 37 ہزار سے اوپر چلی گئی ہے اور اس سال 27 ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔ بعض ممالک کی رپورٹس مکمل نہیں ہیں۔ اس لئے تعداد میں یہ اضافہ آخری نہیں کہا جا سکتا۔ جیسا کہ میں پہلے بھی ایک دفعہ کہہ چکا ہوں کہ بچوں کو توجہ دلائیں، بچوں میں جتنا اضافہ ہوتا ہے اگر اس کا نصف بھی ہر جماعت اپنے میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے تو تعداد کہیں زیادہ بڑھ سکتی ہے بچوں کی طرف سے بے شک پچاس پینس ہی ادا کریں لیکن ان کو ایک عادت ہونی چاہئے۔ اسی طرح نومبائعین ہیں ان کو بھی ٹوکن کے طور پر دینے کی عادت ڈالیں اور وقف جدید میں ان کو شامل کریں۔ بعض اور ممالک بھی ہیں جن میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ مڈل ایسٹ کی جماعتیں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیوں کے میدان میں بہت زیادہ آگے بڑھ رہی ہیں۔ ان میں سے ایک جماعت ایسی ہے جو پہلی دس پوزیشنوں میں ہے۔

انگلستان کی وصولی کے لحاظ سے جو پہلی دس جماعتیں ہیں، ان میں ووسٹر پارک، لندن مسجد، سٹن، ٹوٹنگ، نیو مالڈن، انر پارک، ویسٹ ہل، بیت الفتوح آٹھویں نمبر پر، ہنسلو نارتھ، نویں نمبر پر، مچم دسویں نمبر پر ہے۔ امریکہ کی جو پہلی پانچ جماعتیں ہیں ان میں نمبر 1 سلیکان ویلی، لاس اینجلس ایسٹ، شکاگو ویسٹ، ڈیٹرائٹ اور پانچویں نمبر پر لاس اینجلس ویسٹ۔

پاکستان کے بالغان کا جو چندہ ہے اس میں پہلی تین جماعتیں ہیں لاہور نمبر 1، کراچی نمبر 2 اور ربوہ نمبر 3 اور پھر اضلاع میں پہلی دس جماعتیں ہیں۔ سیالکوٹ، راولپنڈی، اسلام آباد، فیصل آباد، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، نمبر 7 میرپور خاص آٹھویں نمبر پر ملتان 9 سرگودھا اور دس گجرات۔

وہاں کیونکہ دفتر اطفال کا علیحدہ انتظام رکھا جاتا ہے اس کے لحاظ سے بچوں میں پہلی پوزیشن لاہور کی ہے، دوسری کراچی کی (وہی بالغان والی ترتیب) اور تیسری ربوہ کی۔ اور اطفال میں اضلاع کے لحاظ سے نمبر ایک اسلام آباد ہے، نمبر 2 سیالکوٹ نمبر 3 گوجرانوالہ، نمبر 4 شیخوپورہ، راولپنڈی، فیصل آباد، میرپور خاص، سرگودھا، نارووال، اور گجرات، پاکستان میں بعض اور جماعتیں بھی ہیں جنہوں نے غیر معمولی قربانی کی ہے لیکن بہرحال ان کی پوزیشن نہیں ہے۔

جرمنی کی پہلی پانچ جماعتیں ہیں نمبر 1 پہ ہمبرگ، پھر گروس گراؤ، پھر ویزبادن، فرید برگ اور فرینکفرٹ۔

کینیڈا کی جماعتوں میں مجموعی لحاظ سے کیلگری نارتھ ایسٹ نمبر 1، کیلگری نارتھ ویسٹ، رچمنڈ ہل، ٹورنٹو سینٹرل، درہم، مارکھم، پیس ولیج ساؤتھ، ایڈمنٹن، پیس ولیج ایسٹ، سسکاٹون۔ انہوں نے کیونکہ اطفال کا بھی علیحدہ کیا ہوا ہے اس لئے اطفال کی پوزیشن یہ ہے۔ کیلگری نارتھ ایسٹ، درہم، پیس ولیج ساؤتھ، ابوڈ آف پیس، کیلگری نارتھ ویسٹ، ٹورنٹو سنٹرل، ایڈمنٹن، پیس ولیج ایسٹ، پیس ولیج سنٹرل، وڈبرج۔ تو یہ ان کی گزشتہ سال کی مالی قربانیوں کی تمام فہرست ہے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور جماعت کی ترقی کی صورت میں بھی اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو بے انتہا پھل عطا فرمائے اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہر احمدی کا مقصد اور مطمح نظر رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو دعاؤں کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡

امن عالم اور مظلوم فلسطینی مسلمانوں کے لئے

دُعا کی خصوصی تحریک

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 2 رجنوری 2009ء کو تمام احمدیوں کو عالم اسلام اور فلسطینی بھائیوں کے لئے دعا کی خصوصی تحریک فرمائی ہے۔ حضور انور نے فرمایا:

''اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان جو لڑائی ہو رہی ہے اس میں بھی صحیح راہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے مظلوم فلسطینی نقصان اٹھا رہے ہیں...........اسرائیل کا حملہ تو معصوموں پر ہے۔......بہت سی معصوم جانیں بھی ضائع ہو رہی ہیں۔ ....میں نے تو یہاں غیروں کے سامنے بھی جب کہنے کا موقع ملا تو یہی کہا ہے کہ اگر انصاف کے تقاضے پورے نہیں کرو گے تو اپنے آپ کو جنگ کی ہولناکیوں میں ڈالتے رہو گے۔

......پس ان کو یہی ہمیشہ کہا گیا کہ اپنی نسلوں کو بھی ان تباہیوں سے بچانے کی کوشش کریں اور انصاف کے تقاضے قائم کریں۔ اللہ کرے کہ یہ بڑی طاقتیں انصاف کے تقاضے پورے کرنے والی بھی ہوں۔ ورنہ یہ ایک دو ملکوں کی جنگ کا سوال نہیں رہے گا۔ پھر ان جنگوں کی صورت میں جو ہونے والی ہیں اور جو بظاہر نظر آ رہی ہیں بڑی خوفناک عالمگیر تباہی آئے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم احمدیوں کو بھی دعائیں کرنے کی توفیق دے۔ دُرود پڑھنے کی توفیق دے تاکہ دنیا کو اس تباہی سے بچانے والے بن سکیں۔ اللہ کرے کہ دنیا بھی اس حقیقت کو پہچانے اور تباہی سے بچے''۔

ہمیں امید ہے کہ دنیا بھر میں تمام احمدی حضور انور کے ارشاد کے مطابق دعائیں کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

✡ ✡ ✡ ✡ ✡

بقیہ:رپورٹ دورہ بھارت از صفحہ نمبر 2

اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ہمیں خیر ہی خیر ملتی رہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دعا بھی سکھائی ہے کہ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ (الشعراء:84) کہ اے میرے ربّ مجھے حکمت عطا کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔ حکمت کے بہت وسیع معنی ہیں۔ ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کوئی پیغام ملے تو اسے انسان سمجھنے کی کوشش کرے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کی ذات کی ہمیں حقیقی پہچان کروائی ہے اور ہر کام کے لئے اس کے آگے جھکنے اور اس کے پیغام کو سمجھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اس پر قائم رکھے۔ ہمارے سب فیصلے حکمت والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی منشاء کو سمجھنے والے ہوں اور یہی ایک حقیقی مومن کی نشانی ہے۔ مومن کی فراست ہی یہی ہے کہ ہر پہلو پر غور کرے۔ مومن کو خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے۔ یقیناً مومن نڈر ہوتا ہے۔ لیکن یہ ضرور غور کرنا چاہئے کہ کس بات میں فائدہ ہے یا زیادہ فائدہ ہے اور کس بات میں زیادہ نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم کسی قربانی سے نہیں ڈرتے لیکن اگر کسی جگہ ایسے شر نظر آتے ہوں جن سے بچنا مومن کے اور جماعت کے مفاد میں ہو تو اس سے بچنا چاہئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بعض خوابوں کے ذریعہ ایسے اشارے بھی ملے تھے یا کچھ اور اندازے تھے جس سے لگتا تھا کہ وسیع پیمانہ پر یہ جلسہ نہ ہو سکے گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہمارے اس فیصلے کے بہتر نتائج نکالے اور بے انتہا برکت ڈالے اور ہمارا ہر کام جماعت کے مفاد میں ہو۔ افراد جماعت جو جلسہ پر آنا چاہتے تھے ان کو نہ آنے سے جو جذباتی تکلیف ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ان کا ایسا مداوا کرے کہ ان کی توجہ مزید اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ بن جائے۔ ہر احمدی کو ایمان اور ایقان میں بڑھائے۔ ان کی توجہ دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ قادیان کے احمدیوں کو بھی دنیا میں بسنے والے احمدی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور یہاں ہندوستان میں رہنے والے احمدی بھی اپنے لئے اور یہاں کے بسنے والوں کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانے اور اللہ تعالیٰ دنیا میں ہر شخص کو اور اپنی مخلوق کو جو انسانیت کے نام پر انسان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں حقیقی انسانیت پر قائم کردے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ کے دوران مکرمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ کی وفات کا تذکرہ فرمایا۔ مرحومہ مکرم چوہدری محمد احمد صاحب درویش قادیان کی اہلیہ تھیں۔ دو دسمبر 2008ء کو قادیان میں 91 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان کے بیٹے بشیر احمد ناصر صاحب ہیں جو کینیڈا سے آئے ہیں اور اس وقت ہمارے ساتھ سفر میں شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ پونے دو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے امتہ الرحمٰن صاحبہ مرحومہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ بعدازں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ 9 خاندانوں کے 41 ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ سکول اور کالج جانے والے بچوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ان خاندانوں سے ملاقات کے بعد پروگرام کے مطابق صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ناظران اور نائب ناظران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ یہ میٹنگ قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف امور اور معاملات کے جائزے لئے اور بڑی تفصیل کے ساتھ انتظامی امور کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الہادی تشریف لے آئے جہاں کارکنان نے اور موجود احباب نے شرف مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ تصاویر ساتھ ساتھ بن رہی تھیں۔ مصافحہ کے پروگرام کے بعد دہلی میں موجود انجمن کے جملہ ناظران اور نائب ناظران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہادی میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں پرتاپ سنگھ باجوہ صاحب ممبر پارلیمنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف چندی گڑھ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے آئے تھے۔

یہ ملاقات نو بجے تک جاری رہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر سے رہائشگاہ پر جانے کے لئے باہر نکلے تو قازقستان سے آنے والے رشین احمدی دوست نورم Taibektegi صاحب کھڑے تھے۔ موصوف اپنے ایک تعلیمی پروگرام کے تحت قازقستان سے قادیان جانے کے لئے آئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظر جب ان پر پڑی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دفتر تشریف لے گئے اور موصوف کو شرف ملاقات سے نوازا۔ اور ان کے آئندہ پروگرام کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشرف لائے اور ناظر اعلیٰ صاحب قادیان، ناظر صاحب امور عامہ، صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم فاتح احمد خان ڈاہری انچارج مرکزی انڈیا ڈیسک لندن کو طلب فرمایا اور موجودہ نامساعد حالات کے پیش نظر قادیان اور وہاں کے ماحول اور حفاظتی انتظامات کے تعلق میں بعض انتظامی ہدایات دیں اور مختلف امور کے تعلق میں فیصلے فرمائے۔ یہ میٹنگ ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

دہلی سے واپس لندن روانگی

آج تبدیل شدہ پروگرام کے مطابق دہلی سے واپس لندن روانگی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9 دسمبر 2008ء کو خطبہ عیدالاضحیٰ ارشاد فرماتے ہوئے اس واپسی کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا:

''قادیان کے جلسہ میں شرکت کے لئے مَیں انڈیا گیا تھا۔ انڈیا کے جنوبی حصہ میں تھا کہ واپسی کا بہت مشکل فیصلہ کرنا پڑا۔ مگر جماعت کے مفاد اور خدا کی رضا کو سمیٹنے کے لئے یہ فیصلہ کیا۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کے نتائج کامیابی کے نکالے۔ یہ قادیان والوں اور پاکستان والوں کی بہت بڑی قربانی ہے۔ مَیں آپ کے درد کو پہچانتا ہوں لیکن اپنی آہیں، پکاریں اور تڑپیں خدا کے حضور پیش کریں کہ خدا جماعت کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور قادیان و ربوہ میں بھی جلسے ہوں اور خدا اپنے فضلوں سے نوازتا رہے''۔

بارہ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے نیچے دفتر تشریف لائے۔ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے دوصد کے قریب مرد، خواتین اور بچے مسجد بیت الہادی کے بیرونی احاطہ میں اکٹھے ہو چکے تھے۔ یہ لمحات ہر ایک کے لئے بڑے ہی پُرسوز تھے۔ چہرے اداس تھے، آنکھیں نم تھیں، بہتوں کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ ہر ایک صبر کے دامن سے چمٹا ہوا اپنی تڑپ اور اپنا درد اور غم اللہ کے حضور پیش کر رہا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو بلند آواز سے السلام علیکم کہا اور قافلہ پولیس کے ایسکورٹ میں مسجد بیت الہادی سے دہلی کے اندرا گاندھی انٹرنیشنل ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔

رات ایک بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائرپورٹ پہنچے۔ حضور انور کی کار Ceremonial Lounge کے باہر آکر رکی۔ ائرپورٹ حکام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور حضور انور Ceremonial Lounge کے اندر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ائرپورٹ آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ پاس کے حصول کی کارروائی مکمل کی جاچکی تھی۔ امیگریشن آفیسر نے لاؤنج میں آکر اپنی روٹین کی کارروائی مکمل کی۔

لاؤنج میں قیام کے دوران آنریبل آسکر فانانڈیز (Oscar Fernandies) مرکزی وزیر ہندوستان برائے محنت و افرادی قوت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ مکرم نسیم احمد خان صاحب ناظر امور عامہ قادیان نے موصوف کا حضور انور سے تعارف کروایا۔

جہاز کی روانگی کا وقت قریب آرہا تھا۔ برٹش ائرویز سٹاف کے دو ممبران اور ائرپورٹ سیکورٹی کے ایک افسر لاؤنج میں آئے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے ساتھ جہاز کے اندر لے کر گئے۔ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان محمد انعام غوری صاحب نے جہاز کے دروازہ تک آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہا۔

برٹش ائرویز کی پرواز BA 149 چار بج کر دس منٹ پر دہلی کے انٹرنیشنل ائرپورٹ سے لندن (یوکے) کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً آٹھ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد 6 دسمبر بروز ہفتہ سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جہاز لندن کے انٹرنیشنل ہیتھرو ائرپورٹ پر اترا۔ جہاز کے دروازہ پر برٹش ائرویز کی سپیشل سروسز کی مینیجر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو Receive کیا۔

امیگریشن کی کارروائی اور سامان کے حصول کے بعد آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائرپورٹ سے باہر تشریف لائے۔ سپیشل سروسز کی مینیجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ائرپورٹ سے باہر تک چھوڑنے ساتھ آئیں۔

مکرم امیر صاحب یوکے، صدر صاحب انصاراللہ یوکے، صدر صاحب خدام الاحمدیہ یوکے اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت سبھی کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعدازاں مسجد بیت الفضل کے لئے روانگی ہوئی۔ آٹھ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد فضل لندن پہنچے اور وہاں موجود احباب کو اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساؤتھ انڈیا کی جماعتوں کا دورہ غیر معمولی کامیابیوں سے بھرپور دورہ تھا۔ تبلیغ کے بہت سے نئے راستے کھلے اور کروڑہا لوگوں میں احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اور ہر جگہ اس پیغام نے غیر معمولی اثرات چھوڑے اور جماعتیں ترقیات کے نئے میدانوں میں داخل ہوئیں۔ ان میں ایک نیا عزم، جوش اور ولولہ پیدا ہوا۔ عبادتوں کے معیار اور قربانی کے معیار بلند ہوئے اور ہر ایک کو ایمان کی حلاوت نصیب ہوئی۔ دلوں کو تسکین عطا ہوئی۔ اخلاص و وفا کے پیمانے بڑھ گئے اور ایک عظیم الشان انقلاب برپا ہوا۔ یقیناً خلافت احمدیہ کی نئی صدی کے سر پر یہ دن ایسے مبارک دن تھے جو آئندہ آنے والی عظیم الشان فتوحات کے لئے سنگ میل بن گئے اور ان برکتوں سے انشاء اللہ العزیز اس سرزمین پر بسنے والا ہر چھوٹا بڑا سیراب ہوگا۔ اپنے کیا اور غیر کیا سبھی اس چشمہ سے سیراب ہوں گے کیونکہ یہی الٰہی تقدیر ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اب خلافت احمدیہ سے وابستہ کردی گئی ہے۔ اللہ کرے کہ ہماری زندگیوں میں وہ دن آئیں جب ہم ملک ملک پہلے سے بہت بڑھ کر عظیم الشان فتوحات کے غیر معمولی نظارے دیکھیں اور دنیا کی ہر قوم صرف اور صرف اسی چشمہ سے سیراب اور فیضیاب ہو۔ آمین

اخبار الفضل کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 29 دسمبر 1954ء کو ربوہ سے اخبار الفضل کی اشاعت کے آغاز پر فرمایا:

''...... اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے''۔

بقیہ: مصالح العرب از صفحہ نمبر 4

احمدیت کے مایۂ ناز فرزند چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی اقوام متحدہ میں مسئلہ فلسطین سے متعلق وہ پُرشوکت تقریر ہے جو آپ نے پاکستانی وفد کے لیڈر کی حیثیت سے فرمائی۔

چوہدری صاحب نے فلسطینی مسلمانوں کا مسئلہ کس مؤثر رنگ میں پیش کیا اس کا اندازہ لگانے کے لئے اخبار ''نوائے وقت'' میں شائع شدہ دو خبروں کا مطالعہ کافی ہوگا:۔

(پہلی خبر) ''سر ظفر اللہ کی تقریر سے اقوام متحدہ کی کمیٹی میں سکتے کا عالم طاری ہو گیا۔ امریکہ، روس اور برطانیہ کی زبانیں گُنگ ہو گئیں

لیک سس:۔ 10 اکتوبر۔ رائٹر کا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ اقوام متحدہ کی کمیٹی میں جو فلسطینی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے بیٹھی تھی کل پاکستانی مندوب سر ظفر اللہ کی تقریر کے بعد ایک پریشان کن تعطل پیدا ہو چکا ہے اور جب تک امریکہ اپنی روش کا اعلان نہ کر دے دیگر مندوبین اپنی زبانیں کھولنے کے لئے تیار نہیں۔ امریکن نمائندہ جو اس دوران میں ایک مرتبہ بھی بحث میں شریک نہیں ہوا اس وقت تک بولنے کے لئے آمادہ نہیں جب تک کہ صدر ٹرومین وزیر خارجہ مسٹر جارج مارشل اور خود وفد ایک مشترکہ اور متفقہ حل تلاش نہ کر لیں۔

کمیٹی میں کل کی بحث میں کمیٹی کے صدر ڈاکٹر ہربرٹ ایوات (آسٹریلیا) نے بہت پریشانی اور خفت کا اظہار کیا جب بحث مقررہ وقت سے پہلے ہی آخری دموں پر پہنچ گئی اور امریکن مندوب اس طرح خاموش بیٹھا رہا گویا کسی نے زبان سی دی ہو۔ اقوام متحدہ کے تمام اجلاس میں یہ واقعہ اپنی نظیر آپ ہے۔

پاکستانی مندوب نے ایک لفظ میں دوسرے مندوبین کے وارداتِ قلب کا اظہار کر دیا جب اس نے اُکتا کر یہ مشورہ دیا کہ چونکہ بعض سرکردہ مندوبین تقریر کرنے سے واضح طور پر ہچکچا رہے ہیں اس لئے فلسطین پر عام بحث فوراً بند کر دی جائے۔ امریکن وفد دو دن سے اس بحث میں مبتلا ہے کہ اسے کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہئے لیکن ابھی تک وہ کسی فیصلے پر نہیں پہنچ سکا ہے۔ وفد کے ایک رکن نے دریافت کرنے پر بتانے سے گریز کیا کہ امریکن صدر مقام میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ مندوبین جس طرح اس مسئلہ پر اب تک اظہار خیال کرتے رہے ہیں اس سے یہ نتیجہ نکالنے کی کافی وجوہات ہیں کہ مندوبین میں نہ صرف عرب اور یہودی مطالبات اور دلائل کی صحت اور حقانیت کے بارہ میں ہی عارضی اختلافات ہیں بلکہ بعض مندوبین کو اس امر کا بھی احساس ہے کہ روس سے متعلق امریکہ کہ موجودہ حکمت عملی کے لئے عربوں کی حمایت اور ہمدردی انتہائی اور فیصلہ کن اہمیت رکھتی ہے۔

روس نے بھی ابھی تک اس مسئلہ پر اپنی روش کا اظہار نہیں کیا ہے۔ امریکہ کی خاموشی کی ایک وجہ یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ وہ روس کو اپنی خاموشی سے تھکا کر بولنے پر مجبور کرنا چاہتا ہے اور خود سب سے آخر میں تقریر کرنا چاہتا ہے تاہم معلوم ہوتا ہے کہ فلسطینی مسئلہ اب بری طرح روس اور امریکہ کی باہمی کشمکش میں الجھ جائے گا۔ (رائٹر)

(نوائے وقت 12 اکتوبر 1947ء صفحہ 1)

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ بعض عرب زعماء کے ساتھ

دوسری خبر

''فلسطین کے متعلق سر ظفر اللہ کی تقریر سے دھوم مچ گئی۔ عرب لیڈروں کی طرف سے سر ظفر اللہ خاں کو خراج تحسین

نیویارک۔ 10 اکتوبر مجلس اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں سر محمد ظفر اللہ خاں رئیس الوفد پاکستان نے جو تقریر کی وہ ہر لحاظ سے افضل و اعلیٰ تھی۔ آپ تقریباً 115 منٹ بولتے رہے۔ اس تقریر کا اثر یہ ہوا کہ جب آپ تقریر ختم کر کے بیٹھے تو ایک عرب ترجمان نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ فلسطین پر عربوں کے معاملہ کے متعلق یہ ایک بہترین تقریر تھی۔ آج تک میں نے ایسی شاندار تقریر نہیں سنی۔

سر محمد ظفر اللہ خاں نے اپنی تقریر میں زیادہ زور تقسیم فلسطین کے خلاف دلائل دینے میں صرف کیا۔ جب آپ تقریر کر رہے تھے تو مسرت و ابتہاج سے عرب نمائندوں کے چہرے تمتما اٹھے۔ تقریر کے خاتمے پر عرب ممالک کے مندوبین نے آپ سے مصافحہ کیا اور ایسی شاندار تقریر کرنے پر مبارکباد پیش کی۔ ایک انگریز مندوب نے سر ظفر اللہ کو پیغام بھیجا کہ آپ کی تقریر نہایت شاندار تھی مجھے اس کی نقل بھیجئے میں انہماک سے اس کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں۔

(نوائے وقت 12 اکتوبر 1947ء صفحہ 2 کالم 2)

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے اس تاریخی خطاب نے اقوام عالم کے سامنے فلسطینی مسلمانوں کا مسئلہ حقیقی خدوخال کے ساتھ نمایاں کر دیا اور متعدد ممالک نے تقسیم فلسطین کے خلاف رائے دینے کا فیصلہ کر لیا لیکن بعد میں انہوں نے دنیا کی بعض بڑی طاقتوں کی طرف سے دباؤ میں آ کر اپنی رائے بدل لی اور 30 نومبر 1947ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے فلسطین کو عرب اور یہودی دو علاقوں میں تقسیم کرنے کی امریکی روسی قرارداد پاس کر دی۔

چوہدری صاحب کے خطاب کی پذیرائی

مسٹر ''الفرڈ لنتھل'' نے اپنی کتاب ''What price Israel'' میں جو ''ہنری ویگزی'' کمپنی شکاگو نے شائع کی لکھا ہے کہ ''پاکستان کے مندوب نے تقسیم کی تجویز کے خلاف عربوں کی طرف سے زبردست جنگ لڑی۔ انہوں نے کہا فلسطین کے بارہ لاکھ عربوں کو اپنی مرضی کی حکومت بنانے کا حق چارٹر میں دیا گیا ہے ادارہ اقوام متحدہ صرف ایسی مؤثر شرائط پیش کر سکتا ہے جس سے فلسطین کی آزاد مملکت میں یہودیوں کو مکمل مذہبی، لسانی، تعلیمی اور معاشرتی آزادی حاصل ہو۔ اس کے لئے عربوں پر کوئی اور فیصلہ مسلط نہیں ہو سکتا (صفحہ 17) نیز لکھا ''جنرل اسمبلی میں پاکستانی نمائندے کی خطابت جاری رہی ''مغربی طاقتوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ کل انہیں مشرق وسطی میں، دوستوں کی ضرورت بھی پڑ سکتی ہے میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ ان ملکوں میں اپنی عزت اور وقار تباہ نہ کریں۔ جو لوگ لسانی دوستی کے زبانی دعوے کرتے ہیں ان کا حال یہ ہے کہ اپنے دروازے بے گھر یہودیوں پر بند کئے ہوئے ہیں اور انہیں اصرار ہے کہ عرب فلسطین میں یہودیوں کو نہ صرف پناہ دیں بلکہ ان کی ایک ایسی ریاست بھی بننے دیں جو عربوں پر حکومت کرے''۔ (ص 18-19)

فلسطین کے متعلق سیدنا المصلح موعود کے

دو معرکۃ الآراء مضامین

اگر کشمیر پاکستان کے لئے رگ جان کی حیثیت رکھتا ہے تو فلسطین پورے عالم اسلام کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔

مسئلہ فلسطین یکم دسمبر 1947ء کو ایک نئے مرحلہ میں داخل ہوا جبکہ امریکہ اور روس دونوں کی متفقہ کوشش سے جنرل اسمبلی نے تقسیم فلسطین کا ظالمانہ فیصلہ کر دیا۔

سیدنا المصلح موعود نے تقسیم فلسطین کے پس منظر کو بے نقاب کرنے کیلئے دو معرکۃ الآراء مضامین لکھے۔ جن میں سے ایک فیصلہ تقسیم سے قبل 28 نومبر کو شائع ہوا۔ اور دوسرا دس روز بعد 11 دسمبر کو۔ حضور نے ان مضامین میں نہایت شرح وبسط و دلائل سے ثابت کیا کہ یہودیوں کی فلسطین میں آبادی روس، امریکہ اور برطانیہ تینوں کی پرانی سازش کا نتیجہ ہے۔ گو یہ طاقتیں اپنی سیاسی اغراض کے لئے ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار نظر آتی ہیں مگر مسلم دشمنی کے مقصد میں سب مشترک ہیں۔ **''عربوں اور مسلمانوں سے کسی کو ہمدردی نہیں ہے۔ مسلمان صرف اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ اور اسے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش کرنی چاہئے''۔**

(ماخوذ از الفضل 28 نبوت 1326ہش بمطابق 28 نومبر 1947ء صفحہ 4 کالم 3 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 333-334)

اس ضمن میں حضور نے یہ بھی فرمایا کہ

''فلسطین کا معاملہ اسلامی دنیا کے لئے ایک نہایت ہی اہم معاملہ ہے ایک ہی وقت میں پاکستان، انڈونیشیا اور فلسطین کی مصیبتیں مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تشویشناک صورت پیدا کر رہی ہیں۔ ہمیں ان سب مشکلات پر ٹھنڈے دل سے غور کر کے کوئی ایسا راہ نکالنا ہے جو آئندہ اسلام کی تقویت کا موجب ہو اور ہمیں اس وقت اپنے ذہنوں کو دوسری چھوٹی سیاسی باتوں میں پھنسا کر مشوش نہیں کرنا چاہیے۔ فلسطین کا معاملہ ایک الٰہی تدبیر کا نتیجہ ہے اور قرآن کریم، احادیث اور بائبل میں ان تازہ پیدا ہونے والے واقعات کی خبریں پہلے سے موجود ہیں۔''

(ماخوذ از الفضل 11 فتح 1326 ہش بمطابق 11 دسمبر 1947ء صفحہ 3 کالم 4 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 333-334)

وقف جدید کے 52ویں سال کا اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9 جنوری 2009ء کے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے 52ویں سال کا اعلان فرما دیا ہے۔ لہٰذا تمام امراء کرام، مبلغین انچارج اور صدران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ

(1) نئے سال کے وعدہ جات لینے کا کام ہر جہت سے شروع کریں۔

(2) کوشش کریں کہ ہر فردِ جماعت اس بابرکت تحریک میں شامل ہو۔

(3) خصوصاً بچوں کو اس میں ضرور شامل کیا جائے۔ بچے خواہ 50 پنس ہی دیں لیکن شامل ضرور ہوں۔

اس سلسلہ میں خصوصی مساعی بروئے کار لائیں اور بچوں کے وعدہ جات کی اسم وار فہرست الگ طور پر مرکز میں بھجوائیں۔

(4) نومبائعین کو بھی اس بابرکت تحریک میں شامل کرنے کے لئے بطور خاص کوشش ہونی چاہئے۔ خواہ ٹوکن کے طور پر ہی معمولی رقم ہی کیوں نہ ہو لیکن شامل ضرور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

مبارک احمد ظفر
(ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لئے

چاند گرہن اور سورج گرہن کے نشانات

Dr. David Mc Naughton کے مضمون

بعنوان "Flaws in the Ahmadiyya Eclipse Theory" پر تبصرہ

(صالح محمد الہ دین ریٹائرڈ پروفیسر شعبہ فلکیات، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدر آباد)

حضرت امام باقر محمد بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان فرمائی ہے:

اِنَّ لِمَهْدِينَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ۔

(سنن دار قطنی جلد اول صفحہ ۱۸۸ مطبع انصاری دھلی)

یعنی ہمارے مہدی کیلئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے کہ آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اور مامور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی موعود کے زمانہ میں چاند کو (اس کی مقررہ راتوں میں سے) اوّل رات کو گرہن لگے گا اور سورج کو (اس کے مقررہ دنوں میں سے) درمیان میں گرہن لگے گا اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا کبھی کسی مامور کے لئے ظاہر نہیں ہوئے‘‘۔

جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں چاند گرہن کی تاریخیں 13.14.15 اور سورج گرہن کی تاریخیں 27.28.29 لی جاتی ہیں۔ لہٰذا چاند گرہن کی اوّل کی تاریخ 13 ہے اور سورج گرہن کے درمیانی دن کی تاریخ 28 ہے۔

بانی احمدیہ مسلم جماعت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر 1882ء میں مامور ہونے کا دعویٰ فرمایا اور 1891ء میں مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ اس کے بعد 1894ء میں مطابق 1311 ہجری میں 13 رمضان کو چاند گرہن اور 28 رمضان کو سورج گرہن قادیان سے نظر آئے اور آپ نے ان گرہنوں کو اپنی صداقت کا نشان قرار دیا۔ الحمدللہ۔

Dr. David Mc Naughton کا ایک مضمون بعنوان:

"Flaws in the Ahmadiyya Eclipse Theory"

یعنی ’’احمدیوں کے گرہن کے بارے میں نظریہ میں سقم‘‘ Internet سے حاصل ہؤا جس میں انہوں نے چاند گرہن کی 13.14.15 تاریخوں سے اتفاق کیا ہے اور سورج گرہن کی 28.29 تاریخوں سے اتفاق کیا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ 27 تاریخ کو خاص حالات میں سورج گرہن ہوتا ہے اور بہت نایاب ہے لہٰذا 27 تاریخ کو سورج گرہن کی تاریخوں میں شامل کرنا مناسب نہیں ہے۔ لیکن اگر 27 تاریخ کو سورج گرہن کی تاریخوں میں شامل کیا جاتا ہے تو پھر 12 تاریخ کو چاند گرہن کی تاریخوں میں شامل کرنا ہوگا کیونکہ یہ بھی خاص حالات میں ہوتا ہے اور بہت نایاب ہے۔ اس صورت میں چاند گرہن کی اوّل تاریخ 12 بن جاتی ہے۔ الغرض یا تو چاند گرہن کی تاریخیں 13,14,15 اور سورج گرہن کی تاریخیں 28,29 لی جائیں یا چاند گرہن کی تاریخیں 12,13,14,15 اور سورج گرہن کی 27,28,29 لی جائیں، خاکسار کے علم میں Dr. David Mc Naughton پہلے شخص ہیں جنہوں نے یہ بات پیش کی ہے کہ 12 تاریخ کو چاند گرہن ہوسکتا ہے لیکن 27 تاریخ کو سورج گرہن کا ہونا پہلے زمانے کے لوگوں کو معلوم تھا۔ اس بات کی تائید میں خاکسار دو اہم حوالہ جات پیش کرتا ہے۔

1۔ نواب صدیق حسن خان صاحب کی کتاب ’’حِجَجُ الْكِرامه‘‘ میں جو فارسی زبان میں 1271ھ میں شائع ہوئی تھی صفحہ 344 پر درج ہے جس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ ہیئت دانوں کا موقف یہ ہے کہ چاند گرہن 13,14,15 کے سوا کسی دوسری تاریخ میں نہیں ہوتا اور سورج گرہن 27,28,29 کے سوا کسی دوسری تاریخ میں نہیں ہوتا۔

2۔ Professor F. Richard Stephenson جنہوں نے پرانے زمانے کے گرہنوں کا گہرا مطالعہ کیا ہے اپنی کتاب Historical Eclipses and Earths Rotation Page 436 (Cambridge University Press1997) میں لکھتے ہیں:

"In the Islamic calendar lunar eclipses consistently take place on or about 14th day of the month and solar eclipses around the 28th day"

یعنی اسلامی کیلنڈر میں چاند گرہن ہمیشہ 14 تاریخ یا اس کے قریب ہوتے ہیں اور سورج گرہن 28 تاریخ کے گرد ہوتے ہیں۔ لہٰذا پیشگوئی کو سمجھنے کے لئے چاند گرہن کے لئے 13,14,15 کی تاریخیں لینا اور سورج گرہن کے لئے 27,28,29 کی تاریخیں لینا معقول ہے۔ کیونکہ 1894ء میں جب کہ یہ نشانات ظاہر ہوئے یہی تاریخیں مانی گئی تھیں۔ پیشگوئی کا مقصد یہ تھا کہ لوگ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو پہچان سکیں لہٰذا 1894 میں جو علم تھا اُس کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

موجودہ علم کی روشنی میں بھی ہم اس حدیث پر غور کر سکتے ہیں اس کے لئے یاد رکھنا چاہیئے کہ New Moon اور Full moon کے درمیان کا وقفہ 13.9 یوم اور 15.6 یوم کے درمیان رہتا ہے۔ اس کا ذکر Dr. David Mc Naughton نے بھی اپنے ایک مضمون میں کیا ہے۔ چاند گرہن Full Moon کے وقت ہوتا اور سورج گرہن New Moon کے وقت (یہاں New moon سے مراد ہجری مہینہ کی پہلی رات کا چاند نہیں ہے بلکہ وہ وقت ہے جب کہ چاند بالکل نظر نہیں آتا۔ علم ہیئت کی اصطلاح میں اسے Conjunction کہتے ہیں) لہٰذا اگر چاند گرہن 12 تاریخ کو ہو جائے اور سورج گرہن اسی مہینہ میں ہو تو سورج گرہن کی تاریخ 28 نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ اس صورت میں New moon اور Full moon کے درمیان کا وقفہ 15.6 یوم سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا قانون قدرت کے لحاظ سے 12 اور 28 کا Combination ممکن نہیں ہے۔ اگر 12 تاریخ کو چاند گرہن ہو تو سورج گرہن صرف 27 تاریخ کو ہوسکتا ہے۔ اگر حدیث شریف میں صرف چاند گرہن کی تاریخ کا ذکر ہوتا تو چاند گرہن کی اول تاریخ 12 لئے جانے کی گنجائش تھی لیکن حدیث میں سورج کے لئے درمیانی تاریخ کا اشارہ ہے۔ لہٰذا ساری حدیث کو مجموعی طور پر غور کرنے سے یہ استنباط ہوتا ہے کہ اول لیلۃ سے 13 تاریخ کی رات لی جائے جو کہ معروف چاند گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب ’’نور الحق‘‘ حصہ دوم میں ایک اور طرح بھی حدیث شریف کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا ہے جو بہت بصیرت افروز ہے۔ اس میں معین تاریخوں کا ذکر نہیں ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

’’دار قطنی نے امام محمد بن علی سے روایت کہا ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں وہ کبھی نہیں ہوئے یعنی کبھی کسی دوسرے کے لئے نہیں ہوئے جب سے کہ زمین و آسمان پیدا کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ رمضان کی رات کے اول میں ہی چاند گرہن لگنا شروع ہوگا اور اسی مہینہ کے نصف باقی میں سورج گرہن ہوگا۔

(نور الحق حصہ دوم روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 196)

اس تشریح کے لحاظ سے دونوں گرہنوں کا ایک ہی رمضان کے مہینے میں ہونا اور چاند گرہن کا مدعی کے مقام پر بعد مغرب ہونا شرط ہے۔

بفضلہٖ تعالیٰ خاکسار نے اپنے ساتھی Professor G.M.Ballabh کے ساتھ یہ تحقیق کی کہ سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سے 2000ء تک کن تاریخوں میں چاند گرہن سورج گرہن دنوں رمضان کے مہینے میں ہوئے یہ تحقیق Review of Religions Sep 1994 میں شائع ہوئی تھی اس مضمون میں بتایا گیا ہے کہ 109 (ایک صدنو) دفعہ دنیا کے کسی نہ کسی مقام پر دونوں گرہن رمضان کے مہینہ میں ہوئے تھے۔ دونوں گرہنوں کا ایک ہی مقام سے نظر آنا نایاب ہے۔ صرف سات دفعہ دونوں گرہن قادیان سے رمضان میں نظر آسکتے تھے اور ان میں سے صرف 1894ء کا سال ہی ایسا سال تھا جب کہ رات کے اوّل میں ہی چاند کو گرہن لگنا شروع ہؤا۔ سورج 18hrs. 41min کو قادیان میں غروب ہؤا اور چاند گرہن 18hrs. 56min کو شروع ہؤا الحمد للہ۔ گرہن کے نشانات کے بارے میں مزید تفصیل کے لئے خاکسار کے مضامین جو Review of Religions Nov 1989 اور Review of Religions May/June 1999 میں شائع ہوئے ہیں دیکھے جا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (سورہ جن آیات 27-28)

’’یعنی وہ غیب کا جاننے والا ہے پس وہ کسی کو اپنے غیب پر غلبہ عطا نہیں کرتا۔ بجز اپنے برگزیدہ رسول کے۔‘‘

لہٰذا گرہنوں کے نشانات کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی اور اس کا ہمارے زمانہ میں پورا ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو آشکار کرتی ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو صراط مستقیم کی ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

(بدر قادیان 26/اکتوبر 2006ء)

Dr David Mc Naughton کی تحقیق کہ 12 تاریخ کو بھی چاند گرہن ہوسکتا ہے خاکسار کو درست معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جیسا کہ خاکسار نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ قانون قدرت کے لحاظ سے 12 اور 28 تاریخوں کا Combination ممکن نہیں ہے۔ Dr David Mc Naughton نے اس کی توثیق کی ہے۔

اُن کا بیان انٹرنیٹ پر http://dlmcn.com/questions9q.html پر Correspondence no 18 پر دیکھا جا سکتا ہے۔‘‘

❁❁❁❁❁❁

تقریب شادی

خاکسار کے بھتیجے عزیزم طارق الیاس ابن برادرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ حال جرمنی اور میری بھتیجی عزیزہ منصورہ خلت منیر بنت برادرم ڈاکٹر محمد ادریس منیر صاحب آف امریکہ کے نکاح کا اعلان سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے مؤرخہ 30/جولائی 2007ء کو حدیقۃ المہدی، برطانیہ میں مبلغ پچیس ہزار یورو حق مہر پر فرمایا تھا۔ ان کی شادی کی تقریب مؤرخہ 28/دسمبر 2008ء کو فرانکفورٹ جرمنی میں منعقد ہوئی جس میں حضور انور کے نمائندہ کی حیثیت سے محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے دعا کرائی۔ مؤرخہ 30/دسمبر 2008ء کو اسی جگہ دعوت ولیمہ ہوئی۔

دولہا اور دلہن قدیمی خادم سلسلہ محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب مرحوم کے پوتے اور پوتی ہیں جبکہ عزیزم طارق مکرم محمد شفیق صاحب آف الشفیق ٹیکنکل انسٹی ٹیوٹ ربوہ کا نواسہ اور عزیزہ خلت مکرم برکات الٰہی جنجوعہ صاحب مرحوم آف مانٹریال، کینیڈا کی نواسی ہے۔

قارئین کرام سے عزیزان کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں خوشیوں، خوشحالیوں، سعادتوں اور خدمات دینیہ سے معمور ایسی دراز عمریں عطا فرمائے جو ہم سب افرادِ خاندان کے لئے قرۃ العین ہوں اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہو، آمین۔

(محمد داؤد منیر، ہیوسٹن امریکہ)

مجلس انصاراللہ آئیوری کوسٹ کے
دوسرے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ :باسط احمد مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ آئیوری کوسٹ کو اپنا دوسرا اجتماع 6اور 7/جون 2008ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی ۔ یہ اجتماع بیت الاحد اومے میں منعقد ہوا۔

اجتماع کی اطلاعات بذریعہ سرکلرز تمام مجالس کو بھجوادی گئی ۔ نیز اجتماع کا پروگرام بھی سب کو بھجوادیا گیا۔ اسی طرح ہمسایہ ممالک کو بھی اجتماع میں شمولیت کی دعوت دی گئی چنانچہ مالی اور برکینافاسو کی مجالس کے نمائندہ وفود نے بھی اس اجتماع میں شرکت کی ۔

اومے مجلس کے انصار، خدام اور اطفال نے مسجد ''بیت الاحد'' اوراس کے ماحول کی صفائی کے لئے متعدد وقارعمل کئے اور ایک خوبصورت سٹیج بنا کر جلسہ گاہ کو خوبصورتی سے سجایا گیا۔

اجتماع میں شرکت کے لئے مختلف مجالس کے وفود کی آمد جمعرات 5/جون سے شروع ہوگئی اور یہ سلسلہ 6/جون نماز جمعہ تک جاری رہا۔ مالی اور برکینافاسو سے دو وفود بھی جمعرات کی شام اومے پہنچے جہاں ان کا پرتپاک استقبال کیا گیا ۔اسی طرح مکرم امیر صاحب اپنے وفد کے ساتھ آبی جان سے اومے پہنچ گئے ۔

نماز جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ Live سنا گیا۔تمام حاضرین نے مسجد بیت الاحد میں سنا۔مکرم امیر صاحب نے برکات خلافت کے عنوان پر خطبہ دیا اور نماز جمعہ وعصر جمع کر کے پڑھائی۔

تقریب افتتاح

اجتماع کی افتتاحی تقریب پرچم کشائی سے ہوئی۔ مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر جماعت آئیوری کوسٹ نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ مکرم عبدالکریم دمبیلے صاحب صدر مجلس انصاراللہ آئیوری کوسٹ نے آئیوری کوسٹ کا قومی پرچم لہرایا۔ پرچم کشائی کے بعد مکرم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم اور اس کے فرنچ ترجمہ سے ہوئی ۔مکرم صدر صاحب نے تمام انصار کے ساتھ عہد دہرایا۔ جس کے بعد مکرم قاسم طورے صاحب لوکل مشنری نے '' اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر '' نظم پڑھی۔نظم کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں مجلس انصاراللہ کے قیام کی مختصر تاریخ اور اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی ۔ نیز حضرت مصلح موعودؓ کی زرین نصائح پڑھ کر سنائیں۔

افتتاحی تقریر کے بعد برکینافاسو سے آنے والے لوکل مشنری مکرم سانوگو ابوبکر صاحب نے ''برکات خلافت اور اطاعت امام'' کے عنوان سے جولا زبان میں مدلل تقریر کی ۔تقریر کے بعد اس کا فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

علمی وورزشی مقابلے

اس کے بعد پروگرام کے مطابق علمی و ورزشی مقابلے شروع ہوئے جن میں تلاوت، نظم، اذان، تقریر، کلائی پکڑنا اور معلومات عامہ شامل تھے۔ انصار نے نہایت جوش وخروش سے ان مقابلوں میں حصہ لیا۔

ساڑھے سات بجے نماز مغرب وعشاء پڑھی گئیں۔ کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گھانا کے دورہ کی ویڈیو دکھائی گئی ۔ یہ پروگرام رات دس بجے تک جاری رہا۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم دیا گیا۔اس کے بعد انصار کے مابین چارمیل پیدل چلنے کا مقابلہ ہوا۔

ناشتے کے بعد ساڑھے آٹھ بجے دوسرے دن کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔نظم کے بعد مکرم قاسم طورے صاحب لوکل مشنری نے ''احمدیت نے ہمیں کیا دیا'' کے عنوان پر تقریر کی ۔آپ کی تقریر کے بعد برکینافاسو اور مالی سے آئے ہوئے وفود نے مختصر خطاب کئے اور اپنے تاثرات بیان کئے۔

اس اجلاس کے بعد مشاہدہ معائنہ، نشانہ غلیل، رسہ کشی اور میوزیکل چیئرز کے مقابلہ جات ہوئے۔

اختتامی تقریب

پونے بارہ بجے اجتماع انصاراللہ کی اختتامی تقریب بیت الاحد میں مکرم امیر صاحب کی صدارت میں ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم سیسے سعیدو صاحب ناظم اعلیٰ سالانہ اجتماع نے رپورٹ پیش کی جس کے بعد صدر صاحب انصاراللہ اور نمائندہ وفود مالی و برکینافاسو اور مکرم امیر صاحب نے اول دوم اور سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔

حاضری کے اعتبار سے ابنگرو ریجن اول ۔ اور کارکردگی کے لحاظ سے مجلس اومے اول قرار پائے ۔ بہترین ناصر کا انعام مکرم کنائے سالم صاحب مجلس Divo نے حاصل کیا۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم امیر صاحب نے مختصر خطاب کیا اور خلافت سے وابستہ رہنے کی برکات پر روشنی ڈالی۔

دعا کے بعد مجلس انصاراللہ آئیوری کوسٹ کا دوسرا سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

حاضری

شعبہ رجسٹریشن کے مطابق اس اجتماع میں 48 مجالس سے 339 انصار نے شرکت کی ۔اس کے علاوہ 150 خدام و اطفال اور 15 غیر مسلم مہمان بھی شامل ہوئے۔اس طرح کل حاضری 504 رہی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس اجتماع کے نیک نتائج ظاہر فرمائے اور مجلس انصاراللہ آئیوری کوسٹ کو ترقی کی شاہراہ پر گامزن فرمائے آمین۔

❁❁❁❁❁❁❁

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

جماعت احمدیہ اٹلی کے دوسرے جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: رانا نصیر احمد ۔ افسر جلسہ گاہ)

جماعت احمدیہ اٹلی کا دوسرا جلسہ سالانہ 22اور 23/ نومبر 2008ء بروز ہفتہ اور اتوار جماعت کے حال ہی میں خریدے گئے مشن ہاؤس ''بیت التوحید'' میں منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ کئی لحاظ سے اہم تھا یعنی خلافت جوبلی سال کا یہ پہلا جلسہ تھا اور دوسرے یہ کہ اپنے مشن ہاؤس میں یہ جلسہ منعقد ہوا۔

21/نومبر بروز جمعۃ المبارک مختلف جماعتوں سے احباب مشن ہاؤس پہنچ گئے ۔مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ سلسلہ سوئٹزرلینڈ بھی تشریف لے آئے۔اسی طرح مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر ہفتہ کے روز تشریف لے آئے۔ ان کے پہنچنے پر تمام احباب نے ان کا پرجوش استقبال کیا اور فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔

ہفتہ کی صبح نماز تہجد اور نماز فجر اور درس قرآن کریم کا انتظام تھا جس میں احباب کثرت سے شامل ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز صبح سوا دس بجے پرچم کشائی کے ساتھ شروع ہوا۔مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ مکرم ملک عبدالفاطر صاحب، صدر جماعت احمدیہ اٹلی نے اٹلی کا قومی پرچم لہرایا۔

جلسہ کا پہلا سیشن مکرم صداقت احمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم عبدالفاطر ملک صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام اردو، اٹالین اور انگریزی میں پڑھ کر سنایا جس میں حضور انور نے جماعت کو مضبوط بنانے اور احمدیت کا پیغام اٹلی کے لوگوں تک پہنچانے کی کوششوں کی تاکید فرمائی اور جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کی۔

بعدازاں مکرم صداقت احمد صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں جماعت کو جلسہ کی اہمیت کے بارہ میں بتاتے ہوئے فرمایا کہ اس سال یہ جلسہ کوئی معمولی جلسہ نہیں کیونکہ یہ خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کا سال ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ ہمیں یہ دیکھنے کا موقع ملا۔

اس کے بعد آپ نے خلافت کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام احمدیت کی تاریخ گواہ ہے کہ واقعی خلافت کے قیام کے ساتھ خدا تعالیٰ خوف کی ایک حالت کو امن میں بدل دیتا ہے۔خلافت کی اس نعمت کی قدر کرنا اور نظام جماعت کی مکمل اطاعت ہماری ذمہ داری ہے۔

اس کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب نے سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عنوان پر تقریر کی۔

دوسرا اجلاس دوپہر کے کھانے کے بعد شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سیرت النبیؐ، خلافت کی اہمیت اور برکات، اور سیرت حضرت ابوبکرؓ کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد مجلس سوال وجواب ہوئی جس میں مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب اور مکرم صداقت احمد صاحب نے احباب کے سوالوں کے جواب دئے۔

اتوار کی صبح نماز تہجد، نماز فجر اور درس قرآن کریم ہوا۔

تیسرے اجلاس میں سیرت حضرت عمرؓ، سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور نماز کی اہمیت کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔اس دوران لجنہ اماء اللہ کا اپنا الگ سیشن ہوا۔

جلسہ کا اختتامی اجلاس مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب کی صدارت میں ہوا۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم صدر صاحب نے جماعت احمدیہ اٹلی کی تاریخ بیان کی۔اور پھر مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے احباب جماعت کو منظم رہنے اور ایک دوسرے کے ساتھ پیار ومحبت کے ساتھ رہنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اقتباس پیش کئے۔

جلسہ کے اختتام سے قبل Revenna سے آئے ہوئے ایک اٹالین دوست نے جو ابھی زیر تبلیغ ہیں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔اس کے ساتھ ہی چار بجے سہ پہر جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

اس دفعہ کل حاضری 212 رہی۔ جس میں لجنہ کی تعداد 70 تھی۔

اللہ تعالیٰ یہ جلسہ بہت بابرکت فرمائے اور جماعت اٹلی کی ترقی کا باعث ہو۔آمین۔

❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ جنوبی کوریا کے
13ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب وبابرکت انعقاد

(رپورٹ :منور احمد ۔ افسر جلسہ سالانہ جنوبی کوریا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جنوبی کوریا نے اپنا تیرھواں جلسہ سالانہ 19/اکتوبر 2008ء بروز اتوار منعقد کیا۔ جلسہ میں تین قومیتوں کے افراد نے شرکت کی۔

پروگرام کے مطابق اتوار کی صبح نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا جس کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔نماز فجر کے بعد درس حدیث دیا گیا۔صبح ساڑھے سات بجے ناشتہ دیا گیا۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز دس بجے کیا گیا جس کی صدارت مکرم داؤد احمد صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ جنوبی کوریا نے کی ۔اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد نظم پیش کی گئی بعدازاں درج ذیل عناوین پر تقاریر ہوئیں۔

1۔نظام خلافت کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں۔
2۔دعوت الی اللہ۔
3۔سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

تقاریر کے بعد علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی اور مقابلہ سوال وجواب مبنی بر کتاب الوصیت۔

اس کے بعد دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔کھانے کے بعد ظہر وعصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔

ساڑھے تین بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔تلاوت و نظم کے بعد درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

1۔سیرت النبیؐ۔
2۔خلافت کی اہمیت۔
3۔احباب جماعت کو کوریا میں زندگی کے متعلق ہدایات۔
4۔جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد

تقاریر کے بعد تقسیم انعامات ہوئی ۔آخر پر مکرم داؤد احمد صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔اور یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اللہ تعالیٰ یہ جلسہ بہت بابرکت فرمائے آمین۔

❁❁❁❁❁❁

بقیہ:حاصل مطالعہ از صفحہ نمبر 16

رحمتِ الٰہی یہ ہے ہرایک فریق اپنے مذہبی کتابوں کا پورا پورا سامان اپنے پاس رکھتا ہے۔اور ایک گروہ دوسرے گروہ سے گوکیسی ہی درمیان بُعد مسافت ہو، بڑے آرام سے ملاقات کرسکتا ہے۔اور جولوگ دنیا میں نیکی پھیلانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ہرایک پہلو سے ان کے لئے آسانی ہوگئی ہے۔دین کے خادموں کے لئے کئی طور سے خادم پیدا ہو گئے ہیں۔چنانچہ سفر کے لئے ریل خادم ہے جس کی سواری پہلے زمانے کے بادشاہوں کو بھی میسّر نہیں آئی۔اور خبروں کے جلد پہنچانے کے لئے تار برقی خادم ہے۔اور تالیفات کے چھاپنے کے لئے چھاپے خانے خادم ہیں۔اور کتابوں کے شائع کرنے کے لئے ڈاکخانے خدمت دے رہے ہیں۔کتابت کے لئے عمدہ عمدہ کاغذ میّسر آسکتے ہیں اور لکھنے کے لئے آہنی قلمیں موجود ہیں۔جن کے تراشنے اور بنانے کی بھی حاجت نہیں۔حفظِ اوقات کے لئے نادر نادراور نفیس گھڑیاں مل سکتی ہیں۔حفظِ صحت کے لئے انواع اقسام کی ادویہ میسّر آسکتی ہیں۔ہریک انسان اپنے ہم مشربوں پر اگرچہ زمین کے کنارہ پر ہوں، اطّلاع پاسکتا ہے۔ہریک شخص اپنے مذہب کے عارفوں سے پُورے طور سے مشورہ لے سکتا ہے۔ایک جگہ بالمشافہ گفتگو کرنے کے لئے مشرق اور مغرب کے آدمی بڑی آسانی سے اکٹھے ہوسکتے ہیں۔چند گھنٹے میں صدہا کوس کا سفر طے ہوسکتا ہے۔ہریک مذہب میں کتابیں اس قدر تالیف ہوگئی ہیں جن کا شمار صرف خدا تعالیٰ کو معلوم ہے۔علاوہ ان سب باتوں کے ہریک قوم میں قدرتی طور پر مذہب کے بارہ میں ایک جوش بھی پایا جاتا ہے۔مذہبی تحقیق کے لئے غیبی تحریک سے ایک ہوا چل رہی ہے۔تمام راہیں کھل گئیں۔تمام مشکلات حل کردی گئی ہیں۔مختلف زبانوں کا علم لوگوں میں بڑھتا جاتا ہے گویا خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمام قوموں کو ایک قوم بنا دے۔سو یہ بات بالکل سچ ہے کہ اگر ان تمام وسائل کو احقاقِ حق کیلئے احسن طور پر استعمال میں لایا جاوے۔اور تمام قوموں کے اکابرِ دین اور صاحبانِ معرفت نیک نیّتی سے حق کے ظاہر ہونے کے لئے ایک جگہ مِل کر کوشش کریں اور تعصّبات سے دور ہوکر بھائیوں کی طرح باہمی اتفاق سے اپنے اپنے دین اور کتاب کی خوبیاں آہستگی اور ٹھنڈے دل سے ایک دوسرے پر ظاہر کریں تو کچھ تعجب نہیں کہ اس اتفاق کی برکت سے سچّے مذہب کے انوار لوگوں پر ظاہر ہوجاویں۔اور یہ بات نہایت قابل افسوس ہو گی کہ جب اس قدر وسائل اظہارحق کے خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے موجود کردیئے ہیں تو ہم ان خداداد نعمتوں سے کچھ بھی فائدہ نہ اُٹھاویں اور ایسی تجویزیں نہ سوچیں جو بذریعہ استعمال ان وسائل کے اظہارِ حق کے لئے مدد دے سکتے ہیں۔اور ایسے حیلے بجانہ لاویں جو بنی نوع کی ہمدردی کے لئے نہایت موثر ہوں۔بلکہ اس صورت میں ہم بڑے گنہگار ٹھہریں گے اگر ہم ان خداداد نعمتوں کا قدر نہ کریں اور عملی طور پر خلق اللہ کو ان کا فائدہ نہ پہنچاویں اور یونہی غفلت سے ان تمام نعمتوں کو ضائع کردیں۔اور اپنی بنی نوع کی ہمدردی سے لاپرواہی اختیار کریں۔لہٰذا اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے میں نے یہ تجویز کی ہے کہ اس کام کے انجام دینے کے لئے ایک مہذبانہ جلسہ مذاہب متفرقہ کا اسی جگہ یعنی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں انعقاد پاوے۔اور اس جلسہ کے متعلق جو قواعد ہیں جن کی پابندی ہرایک فریق کو ضروری ہوگی۔بتفصیل ذیل ہیں۔

(1)اوّل یہ کہ جہاں تک ممکن ہو اس جلسہ پر ہرایک قوم کے اکابر علماء میں سے ایک نامی فاضل تشریف لاویں۔یعنی موسوی مذہب کا ایک فاضل اور عیسائی مذہب کا ایک فاضل اور آریہ مذہب کا ایک فاضل اور مجوسی مذہب کا ایک فاضل اور برہمو مذہب کا ایک فاضل اور جین مذہب کا ایک فاضل اور بدھ مذہب کا ایک فاضل اور سناتن دھرم کا ایک فاضل اور دہریوں میں سے ایک فلاسفر اور ہماری طرف سے ہم۔

(2)دوسرے یہ کہ بزرگان مذاہب کا تعہد مہمانداری اخیر تک ہمارے ذمہ رہے گا اور وہ پاک چیزیں جن پر شرع اور تہذیب کا اعتراض نہ ہو، ہریک فریق کے مذہب کے موافق اُن کے لئے میسّر کردی جائیں گی۔

(3) تیسرے یہ کہ ان بزرگوں کی آمدورفت کا کرایہ اگر وہ آپ ادا کرنے میں خوشی ظاہر نہ کریں، ہمیں دینا ہوگا اور جو کرایہ قادیان تک پہنچنے کے لئے کافی متصوّر ہوگا، اسی قدر آمدورفت کے حساب سے دیا جائے گا۔اور ان میں سے ہرایک صاحب اختیار رکھتے ہیں کہ وہ اپنی قوم سے جس قدر آدمی چاہیں ساتھ لے آویں۔مگر ہماری طرف سے صرف ایک شخص کے حساب سے ان کو کرایہ دیا جائے گا اور مہمانداری میں بھی حفظ انتظام کے لئے یہی قاعدہ ملحوظ رہے گا۔اور جو بزرگ آمدورفت کا کرایہ ہم سے طلب کرنا چاہیں ان پر لازم ہوگا کہ وہ پہلے سے اطّلاع دے دیں۔تا ان مصارف کا کُل روپیہ ایک جگہ جمع رہ کر ہریک خواستگار کو رخصت کے وقت دیا جائے۔

(4)چوتھے یہ کہ فروکش ہونے کے مکانات کا کرایہ بھی ہمارے ذمہ رہے گا۔اور اس کا تمام انتظام بھی جو رہنے کے لئے کافی ہو، ہمیں ہی کرنا ہوگا۔

(5)پانچویں یہ کہ یہ جلسہ برابر ایک ماہ تک رہے گا۔اور مہینہ کے تیس دن تمام تقریر کرنے والوں میں مساوی طور پر تقسیم کئے جائیں گے۔مثلاً اگر تقریر کرنے والے دس ہوں گے تو ہرایک متکلّم کے حصّے میں تین تین آئیں گے اور اگر چھ ہوں گے تو پانچ پانچ دن حصّہ میں آئیں گے۔

(6)چھٹے ہرایک صاحب کی تقریر کرنے کی ترتیب یہ ہوگی کہ جن صاحبوں کو اپنے مذہب کے اوّل ہونے کا دعویٰ ہو۔یعنی جو صاحب اپنی کتاب کی نسبت تقدم زمانی کے مدّعی ہوں۔جیسے آریہ صاحبان۔یہی صاحب پہلے دن میں تقریر کریں گے۔اور دوسرے دن وہ تقریر کریں گے جو دوسرے درجہ پر باعتبار زمانہ کتاب کے ہوں۔علیٰ ہذا القیاس سب سے آخر دن میں وہ صاحب تقریر کریں گے جن کی الہامی کتاب اُن کے بیان کے موافق آخری ہو۔اور جبکہ ہرایک گروہ ایک ایک دن کے حساب سے اپنی اپنی تقریریں ختم کرلیں گے تو پھر نئے سرے سے اسی ترتیب سے تقریر کرنا شروع کریں گے۔غرض اسی انتظام کے لحاظ سے تیس دن کی میعاد پوری کی جائے گی۔اور اگر ایسی صورت ہو کہ آخری دنوں میں آخر پر تقریر کرنے والوں کو میعاد مقررہ میں سے دن نہ مِل سکیں تو دو یا تین دن اور بڑھا دیئے جائیں گے تا کوئی صاحب اس وقت سے محروم نہ رہے جو دوسروں کو دیا گیا ہے۔

(7)ساتویں ہریک تقریر کرنے والا دوسرے مذہب کا ذکر ہرگز نہیں کرے گا بلکہ صرف اپنے مذہب اور اپنے اصول کی خوبیاں بیان کرے گا ہاں اس کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ جو اعتراض اس کے مذہب پر غیر قومیں کرتی ہیں نرمی اور تہذیب سے اس کا جواب دے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو کوئی اس پر اعتراض نہیں کرسکتا کیونکہ وہ اس صورت میں اپنی تقریر کا نقصان آپ اُٹھائے گا۔

(8) آٹھویں یہ کہ مذہب کی خوبیوں کے بیان کرنے کے وقت یہ ضروری ہوگا کہ بیان کرنے والا سب سے پہلے اس طریقِ معرفت کو بیان کرے جو خدا تعالیٰ کے اقرار یا انکار کی نسبت اُس کو معلوم ہے اور اپنے مشرب کے موافق اس بات پر بھی دلائل پیش کرے کہ مذہب کی کیوں ضرورت ہے اور انسان کی نجات اُن وسائل پر کیوں موقوف ہے جن کو وہ پیش کرتا ہے۔یا اگر دہریہ ہے تو اس بارے میں جو چاہے بیان کرے اور ہرایک کو اختیار ہوگا کہ جس طور اور جس طرز سے چاہے اپنے مذہب اور اپنی کتاب اور اپنی رائے کی تائید میں مفسل تقریر کرے۔

کسی مذہب کی تحقیر اور توہین سے قطعاً پرہیز کرنا ہو گا۔ہاں یہ ضروری ہوگا کہ ہریک پابند کتاب جو جو خوبی اپنے مذہب کی بیان کرتا ہے وہ سب خوبیاں اپنی الہامی کتاب کی اصل زبان سے مع پُورے پتہ اور نشان کے پیش کرے۔مثلاً اسلام کے عالم پر فرض ہوگا کہ اس کی تائید میں قرآن کی آیت سناوے فقط کوئی ترجمہ پیش نہ کرے۔اور عیسائی عالم پر فرض ہوگا کہ اپنے عقیدہ کے موافق اُس اصل کتاب کی عبارت پڑھے جس کے الفاظ کو وہ الہامی مانتا ہے فقط کسی ترجمہ کو نہ سناوے اور آریہ پنڈت پر واجب ہوگا کہ وید کی اصل سنسکرت عبارت کا وہ مقام مع ترجمہ سناوے اور یہ تمام عبارتیں تحریری مضمون میں معہ صحیح صحیح حوالہ کے لکھے ہوئے ہونا شرط ہے۔

(9)نویں یہ کہ ہرایک قوم میں سے ایسا فاضل منتخب ہوکر آنا چاہیے جو اپنی الہامی کتاب پر نظر رکھتا ہو اور فی الواقعہ اس کو اس کتاب کا علم بھی ہو جس کتاب کی تائید میں وہ کلام کرتا ہے۔مثلاً اگر آریہ صاحب ہوں تو ایسے چاہئے کہ بائبل کو اس کی اصل زبان میں پڑھ سکتے ہوں۔کیونکہ جو شخص آپ ہی بے خبر ہے اس کی تقریر محققوں کی نظر میں قابل اعتماد نہیں ٹھہر سکتی اور نہ کچھ وقعت اور عزّت رکھتی ہے۔مگر جو صاحب کسی کتاب کے پابند نہیں جیسے برہمو اور دہریہ وہ ان شرائط سے مستثنٰے ہیں۔

(10) یہ یادرہے کہ یہ تمام تحریریں جو سنائی جائیں گی اُردو میں ہوں گی۔اور الہامی کتابوں کی اصل عبارتیں اصل زبان میں لکھ کر اُردو میں اُن کا ترجمہ ہوگا۔ہاں ہرایک صاحب کا اختیار ہوگا کہ اگر وہ اُردو میں اپنے مضمون کو لکھ نہ سکیں یا وہ کسی دن بیماری وغیرہ سے معذور ہوں تو وہ مضمونوں کو اپنے کسی ایسے رفیق کے سپرد کردیں کہ ان کی تحریر کا ترجمہ اُردو میں کرکے یا انہیں کی اُردو تحریر حاضرین جلسہ کو سناویں۔مگر اس تمام تحریر کے وہی ذمہ دار ہوں گے اور انہیں پر لازم ہوگا کہ اس تحریر پر دستخط کرکے ہمارے اس سکرتری کے حوالہ کریں جو اس کام کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔اور وہ تمام تحریر انہیں کی تحریر متصوّر ہوگی۔

(11) گیارہویں کوئی صاحب تقریر کرنے والوں میں سے مجاز نہ ہوں گے کہ بغیر تحریر کے زبانی تقریر کریں اور نہ اس بات کے لئے مجاز ہوں گے کہ تحریر پڑھنے کے وقت کچھ زبانی کلمات اس میں ملادیں۔بلکہ وہ ایک ایسی تحریر اپنی طرف سے سنائیں گے جو خوشخط اردو میں اور اُردو کے دستخط میں لکھی ہوئی ہوگی۔اور نیچے اس کے پُورے پتہ کے ساتھ ان کے دستخط ہوں گے اور سنانے کے بعد وہی تحریر سکرتری کے حوالے کردیں گے اور ان کو اختیار ہوگا کہ ایک نقل اس کی اپنے پاس بھی رکھیں۔

(12) بارہویں یہ کہ جس صاحب کی کوئی تحریر قواعدِ منضبطہ بالا کی رُو سے نہ ہو، وہ کسی تقریر کرنے کے مجاز نہ ہوں گے اور نہ ان کا حق ہوگا کہ آمدورفت کا کرایہ طلب کریں۔ہاں ان کی مہمانداری اور عزّت اسی طرح کی جائے گی جیسا کہ اور مہمانوں کی۔

(13) تیرہویں یہ کہ یہ بات ہمارے ذمہ ہوگی جو ان تمام تقریروں کو چھاپ کر ایک جلد میں شائع کردیں اور وہ تمام تقریریں ہمارے سکرتری کے حوالے کردی جائیں گی۔

(14) چودہویں یہ کہ ہریک صاحب جو جلسہ مذہب میں تقریر کرنے کی غرض سے شامل ہونا چاہیں۔اُن کو چاہیے کہ اپریل ۱۸۹۶ء کے اخیر تک ہم کو اپنے اس ارادہ سے اطّلاع دیں۔اور اگر کسی ایک قوم کی طرف سے ایسی درخواست کرنے والے کئی صاحب ہوں گے تو ان میں سے صرف ایک ایسا شخص انتخاب کیا جائے گا جو اس قوم کی کثرت رائے سے تجویز کیا گیا ہو۔

(15)پندرہویں یہ کہ جب یہ تصفیہ ہو چکے گا کہ مذہبی تقریروں کے لئے فلاں فلاں صاحب مقرر ہوئے تو پھر ایک دوسرے اشتہار سے اس جلسہ کی تاریخ کو شائع کیا جائے گا۔مگر وہ تاریخ کم سے کم چھ ماہ بعد تصفیہ مذکورہ سے ہوگی۔لہذا یہ اشتہار شائع کیا جاتا ہے کہ ہرایک دین کے بزرگ فاضل اس کی طرف متوجہ ہوں اور بغرض احقاق حق اور ہمدردی بنی نوع قواعد متذکرہ بالا کو مدّنظر رکھ کر اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ہمیں اطلاع بخشیں اور جہاں تک ممکن ہو ہمیں اپنے عنایت نامہ جات سے اپنے ارادہ سے جلد مطّلع فرماویں۔مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ جلسہ اظہارِحق کے لئے بہت مؤثر ہوگا۔اس میں ہرایک فریق تہذیب اور نرمی سے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے گا۔دوسرے مذہب سے کچھ سروکار نہیں ہوگا۔میں اس بات کا ذمہ لیتا ہوں کہ یہ جلسہ نہایت امن اور اطمینان سے ہوگا۔مگر میں دوبارہ اس بات کو یاد دلانا مناسب سمجھتا ہوں کہ چونکہ غرض اظہارِحق ہے۔اس لئے مناسب ہے کہ یہ جلسہ ایک ماہ تک رہے۔دنیا کے ادنیٰ ادنیٰ مقدمات جب عدالتوں میں دائر ہوتے ہیں تو حکّامِ وقت تحقیق اور تفتیش کی غرض سے کئی مہینوں کے بعد ایک پیچیدہ مقدمہ کو فیصلہ کرتے ہیں۔مگر دین کے مسائل تو دنیا کے مقدمات کی نسبت نہایت دقیق در دقیق ہیں۔اور طالب حق پر لازم ہے جو ان کو بار بار سوچے اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگے تا وہ چھپی ہوئی حقیقتیں اس پر ظاہر کرے سو ان وجوہات کے باعث سے ایک ماہ اس جلسہ کے لئے ضروری طور پر قرار پایا۔اور جو صاحب دین کی تحقیق کو نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔اور ایسی تحقیقاتوں میں بنی نوع کی ہمدردی دیکھتے ہیں۔امید ہے وہ اس قلیل عرصہ کی نسبت کچھ عذرِ معذرت نہیں کریں گے۔انسان دنیا کے کاموں میں بہت سے برس ضائع کردیتا ہے۔اور دین تو وہ نعمت ہے جس کے نتائج جاودانی ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات مسیح موعودؑ جلد دوم صفحہ 192 تا 198 الناشر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ)

نامور مفکّر ٹالسٹائی اور مغربی پریس کا زبردست خراجِ تحسین

الحمدللہ حضرت اقدس علیہ السلام کی یہ غیبی تحریک اگلے ہی سال جلسہ مذاہب عالم لاہور (1896ء) کی صورت میں اس شان سے پوری ہوگئی کہ دنیا بھر میں اسلام کی فتح کے نقّارے بج گئے۔مسلمانوں کے لیڈر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اس کانفرنس میں حضرت مسیح موعودؑ کا جو معرکہ آراء مضمون پڑھا وہ اسلامی اصول کی فلاسفی کے نام سے دنیا کی متعدد زبانوں میں چھپ چکا ہے اور نامور روسی مفکّر ٹالسٹائی کے علاوہ مندرجہ ذیل مغربی پریس سے بھی زبردست خراج تحسین وصول کرچکا ہے۔

تھیوسافیکل بک نوٹس، دی انگلش میل، دی برسٹل ٹائمز اینڈ مرر، دی ڈیلی نیوز شکاگو، دی اینگلو بیلجیئن ٹائمز برسلز۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تاریخ احمدیت جلد اوّل جدید ایڈیشن صفحہ 574.573)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت ڈاکٹر بوڑے خانصاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10/مارچ 2007ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے حضرت ڈاکٹر بوڑے خانصاحبؓ آف قصور کا ذکر خیر شامل ہے۔

حضرت ڈاکٹر بوڑے خانصاحب اسٹنٹ سرجن نے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات پڑھ کر قبولیت احمدیت کی توفیق پائی۔ حضرت عبداللہ صاحبؓ (سابق دیوان چند) ولد چنت رائے گجرات بیان کرتے ہیں کہ کوئی شخص بوڑے خانصاحب کو ''ازالہ اوہام'' بغرض تبلیغ دے گیا۔ انہوں نے مجھ سے پڑھوا کر سنی۔ پھر ''جنگ مقدس'' بھی مل گئی اور وہ بھی میں نے ڈاکٹر صاحب کو سنائی۔

حضرت ڈاکٹر صاحب نے قریباً 1894ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ حضرت مسیح موعود کی بعض تحریرات میں آپ کا ذکر محفوظ ہے۔ حضورؑ نے اپنی کتب ''سراج منیر''، ''تحفہ قیصریہ'' اور ''کتاب البریہ'' میں درج تین مختلف فہرستوں میں آپ کا نام شامل فرمایا ہے۔ ''انجام آتھم'' میں مالی معاونت کرنے والے احباب میں آپ کا نام بھی شامل فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا: ''سب بدل و جان اس راہ میں مصروف ہیں''۔ 14/اکتوبر 1899ء کو حضورؑ نے اپنے ایک اشتہار من انصاری الی اللّٰہ میں اپنے بعض اصحاب کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا: ''......اور ایک مخلص دوست ہمارے ڈاکٹر بوڑے خان صاحب دنیا سے گزر گئے مگر جائے شکر ہے کہ چار اور مخلص ڈاکٹر ...... ہماری جماعت میں موجود ہیں......''۔ حضورؑ نے آپؓ کا نام اپنے 313/ اصحاب میں 160ویں نمبر پر درج فرمایا ہے۔

حضرت بابو غلام محمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکثر معزز اور مخلص مہمانوں کو رخصت کرنے کے لئے کچھ دُور ساتھ بھی جاتے تھے۔ چنانچہ ڈاکٹر بوڑے خاں صاحب جو کہ ایک متقی احمدی تھے وہ جب آخری دفعہ قادیان گئے اور واپسی پر حضور سے رخصت ہونے کے لئے حاضر ہوئے تو حضور اُن کے ساتھ ہو لئے۔ ڈاکٹر صاحب نے راستہ میں ایک دفعہ اصرار کیا کہ حضور اب واپس تشریف لے جائیں مگر حضور باتیں کرتے کرتے موڑ تک تشریف لے گئے۔ اس کے چند دن بعد اطلاع موصول ہوئی کہ ڈاکٹر صاحب فوت ہوگئے ہیں۔

حضرت ڈاکٹر صاحب نے جولائی 1899ء میں وفات پائی، وفات سے قبل حضور کو بذریعہ الہام آپؓ کی وفات کی خبر بھی دی گئی تھی چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اپنی پوری ہونے والی پیشگوئیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''24 نشان۔ 30 جون 1899ء میں مجھے یہ الہام ہوا پہلے بیہوشی۔ پھر غشی۔ پھر موت۔ ساتھ ہی اس کے یہ تفہیم ہوئی کہ یہ الہام ایک مخلص دوست کی نسبت ہے جس کی موت سے ہمیں رنج پہنچے گا۔ چنانچہ اپنی جماعت کے بہت سے لوگوں کو یہ الہام سنایا گیا اور الحکم 30 جون 1899ء میں درج ہو کر شائع کیا گیا۔ پھر آخر جولائی 1899ء میں ہمارے ایک نہایت مخلص دوست ڈاکٹر بوڑے خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن ایک ناگہانی موت سے قصور میں گزر گئے۔ اوّل بیہوش رہے، پھر یک دفعہ غشی طاری ہوگئی، پھر اس ناپائدار دُنیا سے کوچ کیا اور ان کی موت اور اس الہام میں صرف بیس بائیس دن کا فرق تھا۔''

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ نے آپؓ کی وفات پر لکھا: ڈاکٹر صاحب بڑے مخلص اور بے ریا آدمی تھے۔ تھوڑے دنوں میں کہ حضرت اقدس کی شناخت انہیں نصیب ہوئی انہوں نے اتباع سنت نبوی میں نمایاں ترقی کی۔ اس سلسلہ عالیہ کی بدولت وہ اسلام کی حقیقت سے واقف ہوئے اس سے قبل ان کی زندگی اسلام سے پوری بے خبری میں بسر ہوئی مگر چند روز میں خدا تعالیٰ نے ان پر ایسا فضل کیا اور خلیفۃ اللہ کے عشق میں جان و مال سے انہوں نے ایسے ثبوت دیئے کہ میرا دلی یقین ہے کہ ان بہتوں سے ان کی میزان اعمال زیادہ ثقیل ہوگی جو ایک عمر دراز تک بڑی ریاضتیں کرتے ہیں اور بلا کسی اسوۂ حسنہ کے اقتداء کے مرجاتے ہیں۔ حضرت اقدس نے جمعہ کے بعد ان کا جنازہ پڑھا اور بہت دیر تک ان کی مغفرت کے لئے دعا مانگی، کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ جو امام ہمام کے سامنے مرنے اور اس پاک اعتقاد پر اٹھائے جاتے ہیں اور پھر خلیفۃ اللہ ان پر صلوٰۃ پڑتا ہے وہ یقیناً فردوس کے وارث ہوں گے......''

حضرت مصلح موعودؓ نے 29 ستمبر 1933ء کے خطبہ جمعہ میں تعلق باللہ وشفقت الی اللہ کی لطیف تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''ہماری جماعت کے ایک نہایت ہی مخلص دوست ڈاکٹر بوڑے خاں صاحب تھے، حضرت مسیح موعود کی کتابوں میں بھی ان کا ذکر آتا ہے، ایک دفعہ ان کے پاس ایک مریض آیا انہوں نے اس کا آپریشن کیا وہ بیمار تو شاید اچھا ہوگیا مگر اس کے زہر کی وجہ سے ان کا دوسرے دن انتقال ہوگیا۔ ان کی جلد پر کچھ خراش تھی جس سے وہ زہر سرایت کر گیا اور وفات پاگئے، پس ڈاکٹر، کمپونڈر اور منتظم اپنی جانوں کو خطرے میں ڈالتے ہیں اور یہ ان کا احسان ہوتا ہے۔''

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک دفعہ اپنی مجلس میں اپنے ایک رفیق حضرت مولوی غلام علی صاحب رہتاسی یکے از 313 کی بیماری کی تار آنے پر فرمایا: ''ہماری جماعت جواب تک ایک لاکھ تک پہنچی ہے سب آپس میں بھائی ہیں اس لئے اتنے بڑے کنبہ میں کوئی دن ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی نہ کوئی دردناک آواز نہ آتی ہو۔ جو گزر گئے وہ بھی بڑے مخلص تھے جیسے ڈاکٹر بوڑے خاں، سید خصیلت علی شاہ، ایوب بیگ، منشی جلال الدین، خدا ان سب پر رحم کرے۔''

حضرت میاں وزیر محمد صاحبؓ آف رہتاس

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 15/مارچ 2007ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے حضرت میاں وزیر محمد صاحبؓ آف رہتاس (ضلع جہلم) کا ذکر خیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت میاں وزیر محمد صاحب ولد میاں فضل الٰہی صاحب پہلے شیعہ مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ 1893ء میں احمدیت قبول کی تو بہت مخالفت ہوئی لیکن آپ استقلال کے ساتھ صداقت پر قائم رہے۔ ایک بار آپؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں عرض کی کہ حضور مخالفت بہت ہے۔ فرمایا: ''تم صداقت پر پختگی سے قائم رہنا، کامیابی کا راز اسی میں ہے۔ لیکن اگر تم صداقت سے ہٹ گئے تو ہرگز کامیاب نہ ہو گے''۔ اور یہی جواب حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت میاں علی بخش صاحبؓ رہتاسی اور ان کی اہلیہ رانی بیگم صاحبہ کو بھی دیا تھا۔

حضرت میاں وزیر محمد صاحبؓ نہایت نیک اور پاک سیرت بزرگ تھے۔ دینی کاموں میں بڑی لگن کے ساتھ حصہ لیتے اور خلیفہ وقت کی آواز پر بلا تأمل عمل کرتے۔ 1928ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعتوں کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کرنے کی ہدایت فرمائی تو آپؓ نے بھی رہتاس میں جلسہ کا اہتمام فرمایا۔ آپؓ رہتاس جماعت کے سیکرٹری مال بھی تھے۔ 1929ء کی رپورٹ میں اس وقت کے ناظر مال حضرت عبدالمغنی صاحب لکھتے ہیں: میاں وزیر محمد صاحب سیکرٹری مال باوجود بڑھاپے اور کمزوری کے چندوں کے لئے جو سعی فرماتے ہیں وہ ان کی وصولی سے ظاہر ہے......سیکرٹری مال کو ایک دُھن ہے کہ وہ مرکز میں چندہ جمع کر کے بروقت داخل کرانے میں مصروف رہتے ہیں۔

جب حضرت بابو وزیر محمد صاحب آف لاہور کی وفات ہوئی تو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحبؓ (سیکرٹری مجلس کارپرداز) نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں رہتاس والے وزیر محمد صاحب کی مسل پیش کردی۔ حضورؓ نے فرمایا کہ یہ مسل تو کسی پرانے صحابی کی معلوم ہوتی ہے اور ان سے تو میری واقفیت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ مگر حضرت مولوی صاحبؓ کے یہ عرض کرنے پر کہ حضور میں نے تحقیق کر لی ہے، حضورؓ نے انہیں خاص قطعہ میں دفن کرنے کی اجازت دیدی۔ بعد میں حقیقت کا پتہ چلا۔

حضرت میاں وزیر محمد صاحبؓ آخری عمر میں کچھ عرصہ قادیان بھی رہے۔ آپؓ نے 7/اپریل 1939ء کو رہتاس میں بعمر 95 سال وفات پائی۔ جنازہ قادیان لایا گیا۔ حضورؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مکرم عبدالسلام بھٹی صاحب نے حضرت میاں صاحبؓ کی وفات پر لکھا کہ مَیں بسلسلہ ملازمت رہتاس ضلع جہلم میں متعین ہوا تو وہاں اوّلین صحابہ میں سے دو ایسے بزرگوں سے ملاقات ہوئی جن کی زندگی قابلِ رشک تھی اور جن کی صحبت سے قلب صاف ہوتا تھا۔ اُن میں سے ایک بزرگ حضرت میاں وزیر محمد صاحبؓ تھے۔ آپؓ پہلے شیعہ تھے اور امام باڑہ میں مجالس وغیرہ میں شامل ہوتے تھے۔ پھر اہل السنّت والجماعت میں شامل ہوگئے اور جب حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کی اطلاع ہوئی تو فوراً احمدیت قبول کر لی۔ عبداللہ آتھم کے ساتھ جو مباحثہ حضرت مسیح موعودؑ کا ہوا اس کے سامعین میں شامل تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ بیعت کرنے کے بعد گھر کے سارے افراد اور سارا خاندان مخالف ہوگیا اور ایذادہی کی کارروائیاں ہونے لگیں لیکن جتنی جتنی مخالفت تیز ہوتی گئی اتنی ہی دل میں لذت پیدا ہوتی گئی اور ایسی لذت پہلے ساری زندگی میں کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی۔

قرآن مجید کی تلاوت کا بہت شوق تھا آخری عمر میں نظر بہت کمزور ہوگئی تھی مگر خاص اہتمام قرآن کریم کی تلاوت کے لئے فرماتے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ عشق تھا اور حضورؑ کے ذکر پر چشم پُرآب ہوجاتے۔ دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا۔ اپنے عزیزوں کو بارہا سمجھانے کی کوشش کرتے مگر افسوس کہ ان میں سے کسی کو احمدیت نصیب نہ ہوئی۔ چونکہ موصی تھے اس لئے اپنے قریبیوں سے خوف بھی رہتا تھا کہ کہیں یہ قادیان لے جانے میں روک نہ بن جائیں۔ انہوں نے خود اپنے لئے صندوق بنوا کر اور میت کے قادیان پہنچانے کا سب انتظام مکمل کیا ہوا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری فرمائی۔

مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی درویش

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان 15/مارچ 2007ء میں مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی درویش کی وفات کی اطلاع شائع ہوئی ہے۔ آپ کی وفات 25/نومبر 2006 کو ہوئی اور تدفین بہشتی مقبرہ قادیان (قطعہ درویشان) میں ہوئی۔

آپ کی پیدائش ہوشیار پور کے قصبہ ماہل پور میں حضرت قریشی شاہ دین صاحب ہاشمیؓ (سابق امیر ماہل پور) کے ہاں ہوئی۔ آپ کی والدہ بھی صحابیہ تھیں اور نانا حضرت عبدالقادر لدھیانویؓ 313 صحابہ میں سے تھے۔ تقسیم ملک سے قبل آپ فوج میں بھرتی ہوگئے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر حفاظتِ مرکز کے لئے اپنا نام پیش کردیا اور ابتدائی 313 درویشان میں شامل ہوئے۔ آپ نے اپنی تمام عمر بہت ہی سادگی کے ساتھ گزاری۔ نماز باجماعت کے عادی، متوکل، خلافت سے پیار کرنے والے تھے۔ جلسہ سالانہ 2005ء پر حضورانور قادیان تشریف لائے تو حضور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے آپ سخت سردی میں گھر کے باہر کرسی پر بیٹھے تھے۔ حضور آپ کو دیکھ کر آپکے پاس آگئے، مصافحہ اور معانقہ کیا اور خود سہارا دے کر آپ کو آپ کے گھر کے اندر لائے۔

آپ چار بھائی تھے جن میں سے مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی ربوہ میں دفتر خدمت درویشان میں ملازم تھے۔ آپ نے بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مختلف دفاتر میں کام کیا اور ذیلی تنظیموں میں بھی خدمت کی۔ ریٹائرمنٹ کے وقت آپ سیکرٹری بہشتی مقبرہ کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں چھوڑے ہیں۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
6th February 2009 – 12th February 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 6th February 2009

00:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:05 Al Maa'idah: a cookery programme teaching how to prepare various dishes.
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 8th January 1997.
02:40 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Ghana.
03:30 Tarjamatul Qur'an Class: recorded on 17th June 1998.
04:55 An evening with Ismatullah: A poetry recital
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor recorded on 28th December 2008.
08:15 Le Francais C'est Facile: Lesson no. 36.
08:40 Siraikee Service: a discussion in Siraikee on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw).
09:25 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 14th July 1995.
10:30 Indonesian Service
11:25 Seerat Sahaba Rasool (saw): a discussion programme about the companions of the Holy Prophet Muhammad (saw).
12:00 Tilawat & MTA News
13:00 Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh Mosque, London.
14:15 Dars-e-Hadith
14:30 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:30 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00 Friday Sermon [R]
17:10 Ahmadiyyat in Indonesia: a variety of interviews with members of Jamat Ahmadiyya Indonesia.
18:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 36.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA International News
21:10 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]
22:20 Islam and Jihad – a speech delivered by Amjad M Khan at Harvard Divinity School.
22:55 Urdu Mulaqa'at: recorded on 14/07/1995. [R]

Saturday 7th February 2009

00:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:20 Le Francais C'est Facile: lesson no. 36.
01:45 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th February 1997.
03:10 Friday Sermon: recorded on 6th February 2009
04:25 Kuch Yaadein Kuch Baatein: Part 2 of an interview with Malik Abdul Rasheed about his spiritual journey to Islam.
05:25 Islam and Jihad
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Friday Sermon: recorded on 2nd July 2004.
08:05 Seerat Sahabiyat: a look at the life of Hadhrat Zainab Bibi Sahiba.
09:00 Friday Sermon: recorded on 6th February 2009
10:00 Indonesian Service
11:00 French Service
11:35 Attractions of Australia: programme featuring a visit to a Reptile Park.
12:05 Tilawat & MTA News
12:55 Bangla Shomprochar: a variety of programmes in Bengali, including the story of Ahmadnagar Jamat.
14:00 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
14:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 7th February 2009.
16:05 Attractions of Australia [R]
16:30 Friday Sermon: recorded on 02/07/2004 [R]
17:30 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 9th August 1986. Part 1.
18:35 Live Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:40 MTA International News
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class [R]
22:20 Seerat Sahabiyat [R]
23:00 Friday Sermon: rec. on 6th February 2009 [R]

Sunday 8th February 2009

00:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th February 1997.
02:30 Friday Sermon: recorded on 6th February 2009
04:15 An Evening with Ismatullah
05:05 Question and Answer Session: recorded on 9th August 1986.
05:40 Attractions of Australia
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor. Recorded on 7th February 2009.
08:20 Ahmadiyya Peace Village: a documentary on Peace Village, Canada, including a detailed tour.
09:00 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Ghana.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 2nd July 2004.
12:10 Tilawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad 6th February 2009.
15:10 Jamia Ahmadiyya UK Class with Huzoor, recorded on 8th February 2009.
16:20 Ahmadiyya Peace Village [R]
16:50 Learning Arabic: lesson no. 4
17:15 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 2nd July 2004.
18:30 Live Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 MTA International News
21:05 Jamia Ahmadiyya UK Class [R]
22:20 Friday Sermon [R]
23:25 Seerat-un-Nabi (saw)

Monday 9th February 2009

00:00 Tilawat & MTA News
01:05 Ahmadiyya Peace Village
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:40 Friday Sermon
03:45 Learning Arabic: lesson no. 4.
04:10 Question and Answer Session: recorded on 18th April 1998. Part 2.
05:10 Seerat-un-Nabi (saw)
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Children's class with Huzoor recorded on 14th December 2008.
08:05 Le Francais C'est Facile
08:35 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 31st January 1999.
09:45 Indonesian Service: Friday sermon, recorded on 19th December 2008.
10:45 Spotlight: a speech by Maulana Muhammad Umar on 'the rights of women in Islam'.
11:15 Medical Matters: a health programme.
12:00 Tilawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:15 Friday Sermon
15:15 Spotlight [R]
15:40 Medical Matters [R]
15:45 Children's Class [R]
16:50 French Service [R]
18:30 Arabic Service
19:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th February 1997.
20:35 MTA International News
21:20 Children's Class [R]
22:20 Friday Sermon [R]
23:20 Spotlight [R]

Tuesday 10th February 2009

00:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 Le Francais C'est Facile
01:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:40 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 8th February 2009.
03:45 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 31st January 1999.
04:45 Medical Matters: A health programme
05:25 Spotlight: a speech by Maulana Muhammad Umar on 'the rights of women in Islam'.
06:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05 Children's class with Huzoor, recorded on 18th January 2009.
08:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 10th May 1998.
09:20 Persecution of Ahmadi Muslims: an English discussion programme on the persecution of Ahmadi Muslims in Pakistan.
10:10 Indonesian Service
11:10 Sindhi Service
12:10 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:10 Bangla Shomprochar
14:10 Jalsa Salana USA 2008: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 22nd June 2008.
15:05 Children's Class [R]
16:20 Question and Answer Session
17:20 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
18:30 Arabic Service
19:30 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon, recorded on 6th February 2009.
20:30 MTA International News
21:05 Children's Class [R]
22:15 Jalsa Salana USA 2008 [R]
23:10 Persecution of Ahmadi Muslims [R]

Wednesday 11th February 2009

00:05 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:05 Learning Arabic: lesson no. 27.
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 19th February 1997.
02:45 Question and Answer Session: recorded on 10th May 1998.
03:50 Children's Class with Huzoor, recorded on 18th January 2009.
05:05 Jalsa Salana USA 2008: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 22nd June 2008.
06:00 Tilawat & MTA News
06:45 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 11th January 2009.
07:50 Hadhrat Khalifatul Masih II (ra): an Urdu discussion programme on the life of Hadhrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad (ra).
09:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 31sr May 1998. Part 1.
10:10 Indonesian Service
11:05 Swahili Muzakarah
12:20 Tilawat & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar
14:10 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 27th July 1984.
15:05 Jalsa Salana speeches: speech delivered by Zahid Ahmad Khan on the topic of 'the blessings of financial sacrifice'. Recorded on 29th July 2000.
15:30 Attractions of Australia
15:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
17:15 Question and Answer Session [R]
18:10 Dars-e-Hadith
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 24th February 1997.
20:30 MTA International News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class [R]
22:05 Jalsa Salana Speeches [R]
22:30 Attractions of Australia [R]
22:55 From the Archives [R]

Thursday 12th February 2009

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00 Hamaari Kaenaat: a series of programmes about the Universe.
01:25 Liqaa Ma'al Arab: Recorded on 24th February 1997.
02:30 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
03:45 Attractions of Australia
04:10 Hadhrat Khalifatul Masih II (ra)
05:30 Jalsa Salana Speeches
06:05 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05 Children's class with Huzoor, recorded on 30th November 2008, in Kerala, India.
08:05 English Mulaqa'at: Recorded on 24th April 1994.
09:20 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Ghana.
10:05 Indonesian Service
11:00 Pushto Service
11:35 Al Maaidah
12:05 Tilaawat & MTA News
12:50 Bangla Shomprochar: Bengali translation of Friday sermon delivered on 06/02/2009.
13:50 Tarjamatul Qur'an Class: Rec. on 07/07/1998.
14:55 Huzoor's Tours [R]
15:35 English Mulaqa'at: recorded on 24/04/1994. [R]
16:45 Moshaairah: an evening of poetry
17:50 MTA International News
18:30 Arabic Service: Al Hiwar Al Mubashar
20:35 MTA International News Review
21:10 Tarjamatul Qur'an Class: Rec. 07/07/1998 [R]
22:30 Al Maaidah [R]
23:00 Children's Class [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT**

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 16 | Friday 30 January , 2009 | Issue No. 05

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

مُلّا کے بے شمار اسلام اور فرقہ پرست محاذ آرائی کا عالمی ریکارڈ

پچھلی کئی صدیوں سے عیسائی دنیا اور اس کے نام نہاد سکالرز اور صحافیوں نے ایک نوع کی صلیبی جنگ جاری رکھی ہوئی ہے اور ان کی طرف سے سیّد المعصومین ﷺ اور اسلام کے خلاف منظّم سازش کے تحت عالمی مہم چلا رکھی ہے جس کے سامنے مسلمانوں کے جبہ پوش مولانا اور منبر و محراب کے وارث بھیگی بلّی بن کر دبکے بیٹھے ہیں۔ وجہ یہ کہ خاتم الانبیاء ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کا صرف نقش باقی ہے اور ''مذہبی پیشوا'' بدترین خلائق ثابت ہو چکے ہیں جنہوں نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو باہم دست و گریبان رکھنے کے لئے بے شمار ''اسلام'' ایجاد کر رکھے ہیں۔ معاند احمدیت ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب برق پی ایچ ڈی نے اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے لکھا ہے۔

''ہمارے ہر فرقہ کا اسلام و قرآن الگ ہے۔ مذاہب اسلام کے نام پر حیدرآباد کی چھپی ہوئی ایک کتاب دیکھی تھی جو کم و بیش ہزار صفحات پر مشتمل ہوگی اس میں عجیب و غریب قسم کے بے شمار اسلام بتائے گئے ہیں۔ سماوی نبوّت کے ختم ہو جانے کے باوجود خانہ ساز نبوّتوں اور اسلاموں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔''

(کتاب ''دو اسلام'' صفحہ 27-28۔ اشاعت کیمل پُور 1950ء)

یہی وجہ ہے ہر فرقہ کا بڑے سے بڑا ''علاّمہ'' اور ''غزالیٔ دوراں'' یا ''مفکّرِ اسلام'' بھی حقیقی اسلام سے یکسر بے بہرہ ہے اور دوسرے مذاہب کے اعتراضوں کا تصوّر ہی اس پر مرگ طاری کر دیتا ہے آیت لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ کے مطابق غلبہ اسلام تو مسیح محمدی سے وابستہ ہے لیکن یہ برگشتہ نصیب اور بدبخت طائفہ آنحضرت ﷺ کے اس نائب کی جس نے دلائل و معجزات ونشانات کے سورج چڑھا دئے تکفیر و تکذیب کے کاروبار سے سادہ مزاج مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈال رہا ہے اور 120 سال سے تحریک احمدیت کے ساتھ خدائی نصرتوں کا روح پرور نظّارہ دیکھنے کے باوجود ظلمت کی وادیوں میں بھٹک رہا ہے اور بے مقصد کانفرنسوں اور مسلم حکومتوں سے دادِ عیش وصول کر کے اپنا اور دوسروں کا دل بہلا رہا ہے۔

مکالمہ مذاہب سے متعلق سعودی حکومت کی ناکام کانفرنس

حال ہی میں ہز میجسٹی شاہ سعودی عرب السیّد عبداللہ عزیز کی زیر سرپرستی ایک سہ روزہ ''بین الاقوامی اسلامی کانفرنس'' (یکم تا 3/جون 2008ء) بڑی دھوم دھام سے منعقد ہوئی جو اس مشغلہ کی صرف ایک کڑی ہے جس کا ایک عبرت ناک پہلو یہ ہے کہ پاکستان کے اکثریتی بریلوی فرقہ کو ابلیس کا شجرۂ ممنوعہ قرار دے کر اس کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا اور باقی جو نام نہاد مذہبی رہنما اور سکالرز دنیا بھر سے آئے وہ سعودی حکومت کے سرکاری خرچ پر پہنچے۔ اب اس پُر تکلف سرکاری کانفرنس کی روداد جناب سعید صدّیقی سے سنئے۔

'' کانفرنس میں 1235 غیر ملکی مہمان اور 500 اسلامی اسکالر اور علمائے کرام نے شرکت کی۔ مفاد پرست قومیں تہذیبوں کے مابین کیونکہ تصادم کی سازشیں کر رہی ہیں لہٰذا انسانیت کو اس تباہی سے بچانے کے لئے بین المذاہب ڈائیلاگ کی ضرورت کو مندوبین نے ناگریز قرار دیا۔ انتہائی اہمیت کی حامل اس کانفرنس کا انعقاد ایک ایسے وقت ہوا جب تواتر کے ساتھ دشمنانِ اسلام نازیبا طریقے سے اسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ کبھی ہتک آمیز کارٹون شائع کر کے اسلام اور ہادیٔ برحق ﷺ کا تمسخر اڑانے کی کوشش کی جا رہی ہے، کبھی جہادِ اسلام کو دہشت گردی سے معنون کیا جاتا ہے۔ پوپ بنی ڈکٹ نے کہا ''اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا''۔ یورپین جرنلسٹ اور یانا فلیک نے ایک کتاب شائع کی اس کے خلاف عالم اسلام میں زبردست احتجاج ہوا۔ کتاب پر عدالت نے پابندی لگائی۔''

(روزنامہ ''جنگ'' 11/جون 2008ء صفحہ 8)

اسی ضمن میں کارزار انور غازی جیسے پاکستانی اہل قلم کے تاثرات بھی لائق مطالعہ ہیں جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ بعض مبصّرین کے نزدیک کانفرنس کی پوری کارروائی اور مکالمہ بین المذاہب کی قرارداد سب بے معنی، فضول بلکہ سراسر اسلام کے منافی تھی کیوں کہ بین المذاہب مکالمہ دراصل ''دین اسلام کے غلبہ سے انحراف ہے'' فرماتے ہیں:۔

''اسلامی ممالک متحد ہو جائیں۔ دوسرے مذاہب سے برابری کی بنیاد پر مکالمہ کیا جائے۔ تہذیبوں کے مابین تصادم خطرناک ہوگا۔ انسانیت کے مشترکہ اقدار کا تعین کرنا ہوگا۔'' یہ الفاظ مکّہ میں منعقد ہونے والی بین المذاہب مکالمہ کانفرنس کے اعلامئے کے ہیں۔ 4/جون 2008ء سے مکّہ میں تین روزہ بین المذاہب مکالمہ کانفرنس ہوئی۔ اس میں میزبان ملک سعودی عرب، ایران، پاکستان، بھارت، مصر، امریکہ، برطانیہ، کینیڈا، ہالینڈ، متحدہ عرب امارات، ساؤتھ افریقہ، فرانس، سپین، بحرین، بنگلہ دیش، تیونس، افغانستان، عمان، سینیگال، گھانا، قطر، ترکی، لبنان، عراق، اُردن، شام، الجزائر، نائجیریا، انڈونیشا، ملایشا، ایتھوپیا، سوڈان اور لیبیا سمیت دیگر مسلم اور غیر مسلم ممالک سے 500 سے زائد جید فقہائے عظام، علمائے کرام، ممتاز اسکالروں، مفکرین اور مبصرین نے شرکت کی اور 14 سو کے قریب دیگر مہمان بھی تقریب میں شریک ہوئے افتتاحی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے خادمِ حرمین شریفین شاہ عبداللہ نے کہا ''عالمِ اسلام کے گھمبیر مسائل حل کرنے کے لئے دوسرے مذاہب سے مذاکرات کرنے ہوں گے، مسلمانوں کو اس وقت کئی بڑے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ ان سے نمٹنے کے لیے مسلم اُمہ کو غور و فکر کرنا چاہئے۔ ہم دنیا کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہم انصاف، اخلاقی اقدار، بقائے باہمی اور بامقصد مذاکرات کے حق میں ہیں۔ اسلام پر چاروں طرف سے یلغار ہے جس کے مقابلہ کے لیے اُمت مسلمہ کو متحد و متفق ہونا چاہئے۔ آج ہم اپنی اسلامی اقدار دوسروں کے سامنے پیش کر کے اسلام کے تشخص کو فروغ دینے، اپنی عزّت، وقار کے لئے لائحہ عمل تیّار کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ اسلام جارح نہیں، امن کا علمبردار مذہب ہے۔ انہوں نے عالمی حالات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا: ''امریکہ اور صیہونیت کی وجہ سے دنیا بھر میں مسلمان نقصان اُٹھا رہے ہیں۔ فلسطین کے مظلوم مسلمانوں پر اسرائیل کے مظالم کی پُر زور مذمت کی اور عالمِ اسلام کو ان کا ساتھ دینے کی تلقین کی۔''

جس وقت شاہ عبداللہ بین المذاہب مکالمہ کانفرنس میں خطاب کر رہے تھے، عین اسی وقت ایمن الظواہری کا یہ بیان بھی نشر ہو رہا تھا کہ عالم اسلام کے رہنما فلسطین، عراق، افغانستان اور چیچنیا کے مسلمانوں پر طاغوت کی بدترین جارحیت کے خلاف متفقہ جہاد کا فتویٰ جاری کریں'' اگست 2005ء کو شاہ فہد بن عبدالعزیز کی وفات کے بعد جب سے شاہ عبداللہ سعودی عرب کے فرمانروا بنے ہیں تب سے وہ عالمِ اسلام کے پیچیدہ مسائل کے حل اور بین المذاہب مکالمے کے لئے کوششیں کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ کئی کانفرنسیں اور مختلف ممالک کے دورے بھی کر چکے ہیں۔ نومبر 2007ء میں خادم حرمین شاہ عبد اللہ اور دنیائے عیسائیت کے روحانی پیشوا پوپ بنی ڈکٹ کے درمیان ویٹی کن سٹی میں ملاقات بھی ہوئی تھی۔ معروضی اور زمینی حالات کے پیش نظر اس ملاقات کو کافی اہمیت دی گئی تھی۔ یہ ملاقات اس لئے بھی اہم تھی کہ جس طرح پوری دنیا کے مسلمانوں میں سعودی عرب اور خادم حرمین کو ایک خاص مقام حاصل ہے اسی طرح عیسائیوں کے روحانی پیشوا بھی عالم عیسائیت میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ مذاہب کے مابین خلیج کو پاٹنے کے لئے خادم حرمین شریفین کی کوششیں لائق صد تحسین ہیں۔ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ مسلمان سعودی عرب سے توقّع بھی یہی رکھتے ہیں کہ وہ عالم اسلام اور مسلمانوں کی ترجمانی کرتے ہوئے ان کے دکھوں کا مداوا کرے۔

تین روزہ بین المذاہب کانفرنس اس اعلامئے کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی کہ اسلامی ممالک متّحد ہو جائیں اور دوسرے ممالک سے برابری کی بنیاد پر مکالمہ کیا جائے۔ اس کانفرنس کا اصل اور بڑا مقصد دنیا بھر میں ''بین المذاہب'' ہم آہنگی اور رواداری کا فروغ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے غیر مسلموں کے سامنے اسلام کی اصل تصویر اور روح پیش کرنا ہے جیسا کہ رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سیکرٹری عبد اللہ بن عبدالمحسن الترکی نے کانفرنس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا'' یہ کانفرنس مکالمہ شروع کرنے کی بنیاد فراہم کرے گی۔''

ان جیسی کانفرنسوں کا مقصد اہل مغرب کو باور کروانا ہے کہ اسلام امن وآشتی اور اخوّت و محبت کا پرچار کرنے والا مذہب ہے۔ اسلام میں نفرت اور عداوت کی گنجائش نہیں۔ ہمارے نبی ﷺ نے تو پتھر کھا کر بھی بددعا نہیں دی۔ اپنے خون کے پیاسوں کو بھی معاف فرما دیا۔ اس مذاکرے کا دوسرا بڑا مقصد تہذیبوں کے ممکنہ تصادم کو روکنا ہے کیونکہ ان حالات میں جبکہ دنیا بارود کا ڈھیر بنی ہوئی ہے۔ یہ ایٹمی دور ہے۔ کسی بھی وقت تیسری عالمی جنگ چھڑ سکتی ہے جو بالآخر دنیا کی تباہی پر منتج ہوگی۔ اس کو اسی طرح کی کوششوں سے ہی روکا جا سکتا ہے جیسا کہ رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سیکرٹری کا کہنا تھا کہ اس کا ایک مقصد تہذیبوں کے تصادم کو روکنا بھی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ بین المذاہب مذاکرے اور مکالمے کن اصولوں اور بنیادوں پر شروع کئے جائیں؟ اس کا طریقہ کار کیا ہو؟ بعض مبصّرین کا خیال ہے یہود و نصاریٰ کے ساتھ برابری کی سطح پر مکالمہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ تمام مذاہب میں اسلام کو بلندی حاصل ہے۔ تہذیبوں کے تصادم کو روکنے کے لئے بین المذاہب مکالمے اور مفاہمت کی باتیں دراصل دینِ اسلام کے غلبہ سے انحراف ہے۔''

(روزنامہ جنگ لاہور 10/ جون 2008ء صفحہ 8)

دامن تہی ہے فکر مشوّش ، نگہ غلط
آئیں تو تیرے در پہ مگر ساتھ لائیں کیا
حرص و ہوا و کبر و تغلّب کی خواہشات
چمٹی ہوئی ہیں دامن دل سے بلائیں کیا
اپنا ہی سب قصور ہے اپنی ہی سب خطا
الزام اُن پہ ظلم و جفا کا لگائیں کیا

(کلام محمود)

مھدی وقت و مسیح دوراں کی سوسالہ رہنمائی

اب اسلام اور محمد رسول ﷺ کی تاثیرات قدسیہ کا یہ ابدی نشان دیکھئے کہ سعودی عرب کے حکمرانوں اور دوسرے ممالک کے مسلم سکالر اور مذہبی راہنماؤں کو جس مسئلہ نے آج پریشان خاطر کر رکھا ہے اس کی سنگینی کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی بصیرت و معرفت اور فراست کی آنکھوں نے سوا سو سال قبل بھانپ لیا تھا اور مستقبل میں رونما ہونے والے اس عالمگیر مسئلہ کے حل کا ایک ایسا بے مثال دستور العمل اور خاکہ بھی پیش فرما دیا جس کی روشنی میں آج دنیا بھر کے پلیٹ فارم سے مذاہب عالم کی ہم آہنگی، اتّحادِ اُمم اور غلبۂ اسلام کے قصر عالی کی شاندار تعمیر ہو سکتی ہے اور اس ایٹمی دور کی تمام ہلاکت آفرینیوں سے نجات کی راہ ہموار ہو سکتی ہے جیسا کہ حضرت اقدس نے فرمایا۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

تہذیبی تصادم کے خاتمہ کے لئے تحقیقِ مذاہب کانفرنس کا خاکہ

اب قائلین کی خدمت میں حضرت مسیح موعودؑ کے اس اشتہار کا متن پیش کیا جاتا ہے جو حضور نے 29/دسمبر 1895ء کو محض تہذیبوں کے تصادم کے خاتمہ اور مذاہب عالم میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی غرض سے شائع کر کے آج کی دنیا کے لئے امن کا ایک مکمل چارٹر پیش کر دیا جس پر عمل کر کے پوری دنیا امن کا گہوارا بن سکتی ہے فرمایا۔

''خدا تعالیٰ کے فضل بے غایت نے وہ سارے سامان ہم لوگوں کے لئے میسّر کر دیئے ہیں جو مذاہب کے تحقیق اور تدقیق کے لئے ضروری ہیں۔ پھر اس پر زیادہ

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد